لندن ۱۳/ جون (مسلم ٹیلی ویژن احم
انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ ا
الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فض
سے بخیریت ہیں الحمد للہ۔ کل حضور انور
مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پیارے آ
کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں
فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب
دُعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن پیارے آ
کا حامی وناصر ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47 — شمارہ 25

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈیا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

22 صفر 1419 ہجری 18 احسان 1377 ہش 18 جون 98ء

خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو

تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کیلئے اور کچھ دنیا کیلئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کیلئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کیلئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

(الوصیت صٹ صـ۹)

ھندوستان اور پاکستان اپنے مشترکہ مصالح پر مل کر غور کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ کی نصیحت

لنڈن ۱۲/ جون (ایم ٹی اے) امام جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد صاحب نے آج مسجد فضل لنڈن سے بسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ ٹیلی کاسٹ کئے جانے والے خطبہ جمعہ میں ھندوستان و پاکستان کو یہ نصیحت فرمائی کہ اب جبکہ ہر دو ممالک ایٹمی دھماکے کر چکے ہیں اور بعض بین الاقوامی طاقتوں نے ان کے خلاف اکٹھا ہو کر پابندیاں لگانے کا اعلان کر دیا ہے تو پھر ان ہر دو ملکوں کو بھی باوجود اختلافات کے اپنے مشترکہ اقتصادی مصالح کے تعلق میں مل کر غور کرنا چاہئے آپ نے فرمایا اگر ھندو پاک کے دانشور اس معاملے میں اکٹھے ہو جائیں تو وہ مغربی ممالک کی پالیسیوں کو ناکام کر سکتے ہیں۔ فرمایا اختلافات اپنی جگہ پر ہیں لیکن مشترکہ مصالح اپنی جگہ پر ہیں دونوں کو میرا یہی مشورہ ہے یہ مشورہ ھندوستان کی فلاح و بہبود کیلئے بھی ہے اور پاکستان کی فلاح و بہبود کیلئے بھی ہے۔

حضور انور نے مغربی طاقتوں کی منافقت و دجالیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ طاقتیں پہلے تو اعلان کرتی ہیں کہ کسی ملک کیلئے بعض قوانین کے تحت امداد بند کر دیں گی لیکن پھر مخفی ہاتھ سے اُن کو امداد بھی مہیا کر رہی ہوتی ہیں لیکن اس کے پیسے زیادہ وصول کرتی ہیں۔ اور اس طرح اپنے مقاصد پہلے سے بڑھ کر حاصل کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اب بھی یہی کہا جائے گا کہ ہم یہ چیزیں ھندوستان و پاکستان کیلئے بالکل بند کر رہے ہیں اور اندرونی ہاتھ کے ساتھ یہ ساری چیزیں کسی طرح مہیا کریں گے اور قیمت بڑھ جائے گی اور اس بڑھتی ہوئی قیمت کے نتیجہ میں ہندوستان و پاکستان ہر دو کی اقتصادیات اثرانداز ہوں گی۔ لہٰذا میرا مشورہ ہے کہ کچھ بھی ہو ان دونوں ممالک کو اپنے مشترکہ مصالح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اور اپنے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ایک ہو جانا چاہئے۔

حضور انور نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان ملکوں کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

معاندین احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاّؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ! انہیں پارہ پارہ کردے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان — اداریہ — 18 جون 1998

گولڈن جوبلی کے تحفے

یہ بھی عجیب ستم ظریفی ہے کہ ہندوپاک کے معصوم اور نتائج سے بے خبر عوام کو آزادی کے پچاس سال بعد گولڈن جوبلی کے موقع پر اگر کوئی تحفے ملے ہیں تو وہ ایٹمی دھماکوں کی شکل میں ہیں ہر دو طرف کے حکمرانوں نے کئی سالوں سے جو ایٹمی تیاریاں شروع کر رکھی تھیں بالآخر اس سال ان کا ڈراپ سین ہو ہی گیا۔

قطع نظر اس کے کہ دونوں ملکوں کی بین الاقوامی امداد بند ہو جائے گی خود دونوں کی اندرونی حالت یہ ہے کہ وہ کسی طور پر جنگ جیسی عیاشیوں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

آزادی کو پچاس سال ہو گئے اگر ہم خود سے سوال کریں کہ کیا ہندوپاک کے سب عوام کو۔۔

☆صحت بخش غذا۔

☆بیماریوں سے مبرا پانی میسر ہے۔

کیا ہر ہندوستانی وپاکستانی کو

...... تعلیم کی سہولت

...... بیماریوں سے علاج کی مکمل سہولت

...... سر چھپانے کا کم سے کم انتظام

......اور مفت قانونی امداد

حاصل ہے۔ ان سب کا جواب دیتے وقت ہم نہایت مایوس ہو جاتے ہیں اور ہمارا ضمیر ہم کو ملامت کرتا ہے کہ ان سب بنیادی سہولتوں کے مفقود ہونے کے باوجود اور یہ جانتے بوجھتے کہ ہمارے چالیس کروڑ عوام غربت کی لائن سے بھی نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں ہم کیوں ایسے مصائب کا شکار ہیں۔ ہر دو اطراف کیوں مجبور ہیں کہ باوجود کمر توڑ غریبی کے ہم اپنے دفاعی بجٹ میں ۲۰ فیصدی تک اضافہ کو برداشت کرنے کا کڑوا گھونٹ پی رہے ہیں۔

ہمیں چین سے خطرہ ہے۔ ہمیں پاکستان سے خطرہ ہے۔ اندرونی سلامتی کے اعتبار سے ہم نہایت پریشان ہیں کہیں آسام کا مسئلہ اور کہیں کشمیر کا مسئلہ اور کہیں تامل ناڈو کے انتہا پسند' اُدھر پاکستان بھی کشمیر کے مسئلہ سے دوچار ہونے کے ساتھ ساتھ سندھ کے علیحدگی پسندوں کراچی کے مہاجروں۔ بلوچیوں کی مانگوں حتیٰ کہ شیعہ سنیوں اور عیسائیوں کے تشدد آمیز احتجابوں سے دوچار ہے۔

پچاس سالوں میں یہ لاوا آہستہ آہستہ کیوں پکا ہے۔ ہمارے حکمران اور سیاستدان سرحد کے اندر اور باہر امن وسلامتی کی خوشگوار ہواؤں کو کیوں نہیں چلا سکے۔ دراصل اس کے پیچھے مسلسل ناانصافیوں کی ایک لمبی داستان ہے جس کے زخم رستے رستے آج ناسور بن چکے ہیں۔ پچاس سالوں سے دونوں طرف کے حکمران صرف اور صرف مفاد پرستی کا شکار رہے۔ کرپشن کے ذریعہ چنے گئے اور چن کر بھی کرپشن پھیلاتے رہے۔ اگر دونوں طرف کے سیاستدان مفاد پرست نہ ہوتے تو آزادی کے معاً بعد کشمیر جیسے مسئلہ کو اوّلیت دے کر حل کر لیتے تاکہ یہ مسئلہ اس قدر خوفناک صورت اختیار ہی نہ کرتا۔ یہ حقیقت ہے کہ کشمیر کے ایشو کو دونوں طرف کے حکمران حصول اقتدار و حکومت کا ایک مؤثر ذریعہ بناتے رہے ہیں۔ اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ہر دو طرف کے حکمران کشمیر کی دہائی دے کر اور عوام کے جذبات کو انگیخت کر کے ان سے ووٹ بٹورتے رہے ہیں دوسری طرف اقتدار میں آنے کے بعد ہر دو طرف کے بعض حکمران طرح طرح کے گھوٹالوں اور سکینڈلوں کا شکار رہے اگر ان سب کی تفصیل بیان کی جائے یہ ایک لمبی داستان بن جائے گی جو چینی اور چارے سے لیکر جنگی اسلحٰ کی مبینہ کرپشن تک سے بھری ہوئی ہے اس پر طرہ یہ کہ پچاس سال سے عوام کے منفی جذبات کو ابھار اُبھار کر سیاست کی دُکانیں سجائی جارہی ہیں کہیں ایودھیا اور بابری مسجد کے نام پر اور کہیں پاکستان میں شیعہ سنی۔ بریلوی دیوبندی اور احمدی وعیسائی جذبات کو اُبھار کر۔

بنیادی ضرورتوں کی فراہمی کے بڑے بڑے دعوے ہر انتخاب کے موقع پر کئے جاتے ہیں اور بعض دفعہ تو نہایت غلط طور پر دو روپے کلو چاول حتیٰ کہ مفت میں بعض اشیاء کی فراہمی کے جھوٹے وعدے کر لئے جاتے ہیں ان کو جھوٹے اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ایک طرف ایک چیز کو بے حد سستا یا مفت کر بھی دیا جائے تو لازماً دوسری اشیاء پر ان کا اثر پڑتا ہے اور بات یا تو وہیں آجاتی ہے اور یا پہلے سے بھی بڑھ جاتی ہے نتیجۃً ان ناقابل عمل وعدوں کو درمیان میں ہی چھوڑنا پڑتا ہے اور اس کی تمام تر وجہ دراصل یہ ہے کہ اقتصادی اعتبار سے بنیادی طور پر ہم نہایت کمزور ہیں۔ بعض دانشور اس کا دوش بڑھتی ہوئی آبادی کو بھی دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی خیانتوں اور سیلاب کی طرح چڑھتی ہوئی مفاد پرستیوں کا ہاتھ ہمارے اقتصادی و معاشرتی کمزوریوں اور غربت میں کہیں زیادہ ہے۔

باوجود اس سب کے ہم نے پھر بھی بس نہ کیا اور عین اس وقت جبکہ ہر دو ممالک کے عوام بیماریوں جہالت وغربت کے ناقابل برداشت بوجھ سے کسی طرح اوپر کو اُٹھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ہم نے ایٹمی دھماکے کر کے پھر اپنے معصوم اور عواقب سے بے خبر عوام کے منفی جذبات کو اُبھار کر اُنہیں گلیوں میں نچانا شروع کر دیا۔

ہم نے دنیا کی قوموں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کیا ہم فلسطین اور اسرائیل کے قضیہ سے سبق سیکھ سکتے تھے جن کے مسائل اگرچہ حل ہونے کے دہانے پر آکر بھی دم توڑ دیتے ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے شروعات تو کی ہم نے انگلینڈ اور آئرلینڈ کے تنازعہ سے سبق حاصل نہیں کیا۔ ہم نے ساؤتھ افریقہ کے حالات سے سبق حاصل نہیں کیا۔ ہم نے دیوار برلن کے سانحہ سے سبق حاصل نہیں کیا۔ کتنے ہی نصیحت آموز اسباق ہماری نظروں کے سامنے کھلے لیکن ہم ہیں کہ آنکھیں موندے غفلت کی نیند سو رہے ہیں کتنی قوموں کے حالات کے کتنے تھپیڑوں نے ہمیں جگانے کی کوشش کی لیکن ہم ہیں کہ بتکلف اونگھے چلے جا رہے ہیں۔

ایسا نہ ہو کہ ان سبق آموز واقعات کو نظر انداز کر کے اور اپنی تباہیوں کے گڑھے اپنے ہاتھوں سے کھودنے کا بدانجام ہمیں بھگتنا پڑ جائے گزشتہ دنوں ایک خبر یہ بھی تھی کہ وشو ہندو پریشد نے پوکھرن کے مقام پر جہاں ۱۱ر مئی کو ایٹمی دھماکے ہوئے تھے مندر بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور شاید ایسا ہی پاکستان کے انتہا پسند بھی سوچنے لگیں کہ بلوچستان کے چغائی مقام پر جہاں انہوں نے ۲۸ر مئی کو دھماکہ کیا تھا ایک عالیشان مسجد تعمیر کر دیں۔ ذرا غور کیجئے کہ ہم عبادتگاہوں کے قیام کے بنیادی مقاصد سے کس قدر دور جا چکے ہیں۔؟——

گزشتہ شمارہ میں ہم جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد صاحب کے اس سلسلہ میں بیان فرمودہ ایک حقیقت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کر چکے ہیں اس گفتگو کے آخر میں دوبارہ اس بصیرت افروز خطبہ کا ایک حصہ پیش کر کے دُعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں اور انسانیت کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خطبہ جمعہ کے شروع میں جو آیت قرآنی میں نے تلاوت کی تھی اس میں ڈیموکریسی کو ہدایت ہے کہ جب تم اپنے حکمران چنا کرو تو ایسے حکمرانوں کو چنا کرو جو امانت کا حق ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں یہ ڈیموکریسی کا تصور نہ ہندوستان میں ہے اور نہ پاکستان میں ہے۔ آج دونوں طرف کے حکام فیصلے کرنے کے مجاز ہیں وہ ان دونوں صفات سے عاری ہیں نہ وہ عدل کی صفت رکھتے ہیں نہ امانت کی صفت رکھتے ہیں تو پہلی بات یہ ہے کہ نہ تو پاکستان میں عدل وامانت کو ملحوظ رکھ کر حکومتیں قائم کی جارہی ہیں اور نہ ہندوستان میں اور عدل کا فقدان اسی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ خود اپنے عوام سے عدل نہیں کر رہے۔ حضور نے سوال کیا کہ کیا یہ ملک اپنے غریب اور بھوکے عوام سے عدل کر رہے ہیں کیا ان کا مالی واقتصادی نظام دولت کو چند ہاتھوں میں سمیٹنے کا موجب نہیں بنا ہوا کیا عوام الناس اس ظالمانہ مشین میں روز بروز پیسے نہیں جا رہے ان کی روٹی کی کس کو فکر ہے۔ ان کے پانی کی کس کو فکر ہے تو جو قوم اپنے ایسے حکمران چنتی ہے جو عدل اور امانت سے عاری ہیں وہ حکمران پھر ان سے ویسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ پس ایک پہلو سے ذمہ داری پھر عوام کالانعام پر آجاتی ہے یہ لوگ عقل سے عاری ہو کر اپنے ایسے رہنما چنتے ہیں جن کو کوڑی کی بھی پروا نہیں کہ کتنے گلیوں میں مر رہے ہیں کن کن مصائب کا شکار ہیں کیا کیا بیماریاں ان میں پھیل رہی ہیں کس طرح وہ اپنی عورتوں اور بچیوں کی عصمتیں بیچتے پھرتے ہیں تاکہ روٹی کے دو لقمے مہیا ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا یہ آیت ان ساری باتوں کی راہنمائی کر رہی ہے۔ آیت کریمہ مجھے یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ بات کہوں جو انصاف کی بات ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میری آواز کمزور ہے لیکن اس آواز کو سننے والے اگر کچھ بھی عقل رکھتے ہیں تو اسے غلط نہیں قرار دے سکتے حقائق بول رہے ہیں کہ تم لوگوں کو انصاف کے لئے چنا گیا اور تم لوگوں نے خود اپنی قوموں سے انصاف نہیں کیا۔ عوام کو گلیوں میں نچا رہے ہو۔ اس خوشی میں کہ کل انہیں پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹنے والے ہیں اور تمہارے حکمران اپنے اپنے علاقوں میں قلعہ بند ہو جائیں گے اور ان کو کچھ پروا نہیں ہوگی کہ کتنے غریب بھوکے گلیوں میں مرتے ہیں اور کتنے بچے اور بچیاں تباہ حال ہو رہی ہیں اس بات کی فکر سرحد کے دونوں اطراف کے حکمرانوں کو نہیں ہے اس لئے میں دونوں ملکوں کے حکمرانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بے شک تم کسی طرح بھی حاکم بن گئے ہو خدا کیلئے عوام سے کچھ تو عدل کرو۔ ان سے احسان کا سلوک کرو"۔

(منیر احمد خادم)

درخواست دُعا

خاکسار اور اہلیہ کی صحت وتندرستی دینی دنیاوی ترقیات اور مقبول خدمات کی توفیق پانے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(نشاط احمد معلم وقف جدید)

☆مکرم سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید بیرون اپنے والد مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب جو کہ ایک عرصہ سے بلڈ پریشر اور بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز اپنے بہنوئی مکرم سید نشاط احمد کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

دُعائے مغفرت

افسوس کہ خاکسار کے بہنوئی مکرم محمد فضل آف پنکال بعمر ۴۰ سال بجلی گرنے سے مورخہ ۹۸-۵-۱۱ بعد نماز عصر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک اچھے کھلاڑی تھے پنکال احمدیہ ٹیم کے کپتان بھی رہ چکے ہیں جماعتی کاموں میں بھی بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ کئی بار باہر ٹیم لیکر جانے کا موقعہ ملا۔ مرحوم اپنے چھوٹے بچہ کے ساتھ گھر کا کام کر رہے تھے کہ اچانک بجلی گری اور حقیقی آقا کے پاس حاضر ہو گئے۔ ساتھ میں بچہ کو بھی بجلی کی وجہ سے بہت چوٹ آئی۔ بچہ کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم اپنے پیچھے تین چھوٹے چھوٹے لڑکے چھوڑ گئے ہیں۔ اہلیہ اور تمام اقارب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق دے۔ (آمین)

(روشن تارا بیگم۔ اہلیہ مولوی غلام حیدر خان معلم وقف جدید پنکال اڑیسہ)

خطبہ جمعہ

ہمارے عزائم میں جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی توکل علی اللہ کا عنصر بڑھے گا

جن لوگوں کو بھی آپ احمدی بناتے ہیں ان کی احمدیت کی فکر کریں
ان کو احمدی بنا کر احمدی کر دکھائیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷۲/مارچ ۱۹۹۸ء بمطابق ۷۲/امان ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد ان محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ. وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ. فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ. فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

(سورہ آل عمران آیت ۱۶۰)

آج اس آیت کی تلاوت اس لئے کی جارہی ہے کہ آج ربوہ میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے اور ان کی خواہش تھی کہ حسب سابق میں براہ راست ان کی مجلس شوریٰ سے خطاب کروں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس شوریٰ بغیر کسی روک کے، یعنی روک تو تھی مگر بغیر کسی انقطاع کے، میری غیر حاضری میں اسی طرح جاری رہی ہے۔ اگرچہ دقتیں تھیں اور ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب تک رہیں مگر مجلس شوریٰ ہر سال ضرور منائی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے تقاضے اس کی روح کے ساتھ پورے کئے گئے ہیں۔ اگرچہ بعینہ وہی شکل نہیں ہے جو میرے وہاں ہوتے ہوئے ہوا کرتی تھی مگر تبدیلی حالات کے ساتھ کچھ شکل کی تبدیلی بھی ضروری تھی جو اختیار کی گئی۔

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے یہ بارہا تلاوت کر چکا ہوں۔ نہ صرف پاکستان کی مجلس شوریٰ کے موقع پر بلکہ دیگر ممالک کی مجالس شوریٰ کے موقع پر بھی انہی آیات کی اکثر تلاوت ہوتی رہتی ہے لیکن ہر دفعہ غور پر کچھ نہ کچھ ایسا مضمون سجھائی دیتا ہے جس کی طرف پہلے خیال نہیں گیا تھا لیکن مجھے چونکہ پوری طرح یاد نہیں کہ پہلے کیا کچھ کہہ چکا ہوں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ کچھ اور نکتے بھی سمجھائے گا جو اس آیت سے تعلق رکھتے ہیں، میں مختصر تبصرہ کرتا ہوں۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ چونکہ تو رحمت ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ کا مطلب ہے اللہ کی رحمت کی وجہ سے مگر اصل میں رحمت کا اشارہ آپؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کی طرف ہے۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ جو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گرد و پیش میں تھے پھر جنہوں نے بعد میں آنا تھا میرے نزدیک لِنْتَ لَهُمْ کا فعل ان سب پر واقع ہو رہا ہے۔ کیونکہ آپؐ رحمت صرف عربوں کے لئے تو نہیں تھے، آپؐ رحمت صرف ان کے لئے تو نہیں تھے جو غیر عرب تو تھے مگر آپؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ رحمت کا لفظ واضح طور پر یاد دلا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین قرار دیا تھا۔ تو جس نے سارے جہان کو ایک رسی میں باندھنا ہو، جس نے کُل جہان کو جو اس وقت موجود تھا یا جس نے بعد میں دریافت ہونا تھا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس جھنڈے تلے اکٹھا کرنا تھا جو خدا نے آپ کے ہاتھ میں تھمایا تھا اس کے لئے لِنْتَ لَهُمْ کی صفت انتہائی ضروری تھی کیونکہ اگر اکٹھا کرنے والے کو ان سے جن کو وہ اکٹھا کرنا چاہتا ہے بے حد پیار اور محبت نہ ہو تو وہ اکٹھا نہیں کر سکتا۔ پس آپ کا اکٹھا کرنے کا فعل چونکہ اس زمانے تک محدود نہیں تھا اس لئے لِنْتَ سے متعلق ہمیں لازماً یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ **حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر زمانے کے انسان سے محبت رکھتے تھے اور ہر زمانے کے انسان کے لئے یہی آپ کی محبت ہے جو ان کو ایک لڑی میں پرودے گی۔** یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عقلی طور پر سوچنے کی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گزرے ہوئے آج سے پہلے چودہ سو سال سے زائد برس گزر چکے ہیں اور آپ کی آج کل ہم سے اور تمام بنی نوع انسان سے محبت ہمیں کیسے ایک لڑی میں پرو سکتی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائیں تھیں جنہوں نے آئندہ کام آنا تھا کیونکہ اور کوئی براہ راست ذریعہ نہیں ہے کہ آپؐ ہمیں اکٹھا کر سکتے۔

پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سپرد وہ کام کیا گیا جو آپ اپنی شخصی صلاحیتوں پر انحصار کرتے ہوئے ادا نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن وہ صلاحیتیں جب اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑ لیں تو پھر سب کچھ ادا کر سکتے تھے، ہر فریضہ ادا کر سکتے تھے۔ پس اس آیت کریمہ کا لازماً یہ مطلب نکلتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صلاحیتیں جب خدا کی طاقتوں سے جڑ گئیں اس وقت آپ کے دل کی تمام دعائیں آئندہ کے لئے مقبول ہوئیں اور وہ عظیم الشان فریضہ جو سب دنیا کو باندھ دینے کا تھا وہ ان دعاؤں سے، ان محبت بھری دعاؤں کے نتیجے میں بالآخر پورا ہوا اور پورا ہو گا۔ پس ہم سب کے لئے اس میں کتنا گہرا سبق ہے۔ ہم نے بھی اپنے اپنے دائرے میں لوگوں کے دل باندھنے ہیں اور یہ دائرے پھیلتے پھیلتے اب ایک سو ساٹھ ممالک سے بھی اوپر جا چکے ہیں۔ یہاں بیٹھے ان سب کو ایک لڑی میں پرونا میرے جیسے عاجز انسان کے لئے تو یقیناً ناممکن ہے۔ مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اور دو باتوں پر انحصار کرتے ہوئے ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائیں ہماری مُمِد ہیں اور ان دعاؤں کی ہواؤں کے رخ پر اگر ہم چلیں گے تو ضرور کامیاب ہونگے۔ دوسرے ذاتی طور پر ہم میں سے ہر ایک جو کسی ایک دائرے کا نگران ہے، اسے اکٹھا کرنا چاہتا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ اس کے لئے دعائیں کرے اور محبت کے ساتھ دعائیں کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعائیں محبت سے عاری نہیں تھیں۔ لِنْتَ کے لفظ میں یہ محبت کا مضمون داخل ہے اور رحمت کے لفظ نے اسے اور بھی اجاگر کر دیا۔

پس مجلس شوریٰ پاکستان کو خصوصاً موجودہ حالات میں اس نکتے کو یاد رکھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ مخالف ہوائیں بھی چل رہی ہیں، ایسی مخالف ہوائیں چل رہی ہیں جو اس مضمون کے بالکل برعکس نتیجہ پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں اور پاکستان کے باشندوں نے آنکھیں کھول کر شرح صدر کے ساتھ احمدیت کو قبول کیا ہے کہ انہیں کامل یقین ہے کہ یہ احمدیت وہی مذہب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھ سے جاری ہوا اور سرِ مُو بھی اس میں فرق نہیں۔ جب تک یہ یقین نہ ہوتا ناممکن تھا کہ پاکستان میں احمدیت پھیلتی کیونکہ احمدیت کے پھیلنے کے نتیجے میں بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، قدم قدم پر قربانیاں ہیں۔ واقعۃً گھر جلائے جاتے ہیں، فرضی طور پر نہیں واقعۃً گھر جلائے جاتے ہیں اور محض اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ اور محمد مصطفیٰ کا پیغام قبول کر لیا ہے۔ اس بناء پر نہیں جلائے جاتے جس بناء پر روز سینکڑوں، ہزاروں بلکہ اب تو شاید لاکھوں گھر پاکستان میں جل رہے ہونگے اب تو ان کا شمار ہی کوئی نہیں رہا مگر ان میں ایک بھی گھر اس بناء پر نہیں جلایا گیا کہ اس کے باشندوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا سر جھکا دیا تھا اور وہی کچھ کرنے لگے تھے جو ان کی سنت کی تعلیم تھی۔ اس بناء پر گھر نہیں جلائے جا رہے۔ اس بناء پر اگر گھر جلائے جا رہے ہیں تو صرف احمدیوں کے جلائے جا رہے ہیں اور کوئی بھی وجہ نہیں سوائے اسکے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کے پیغام کو قبول کر لیا اور اس امام کو تسلیم کر لیا ہے

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوا تھا۔ یہ ہے سارا جھگڑا اور اتنے مشکل حالات میں آپ کو سب نومبایعین کو بھی اکٹھے باندھے رکھنا ہے اور احمدیوں کو بھی اکٹھے باندھے رکھنا ہے۔ ایک ایسا دور آیا تھا جب احمدیوں میں انتشار شروع ہو چکا تھا یعنی میری عدم موجودگی میں ایک ایسا وقت آیا تھا اور یہ انتشار بالارادہ ملّاں کی طرف سے اس طرح پھیلایا جا رہا تھا کہ جماعت احمدیہ کی اصل تعلیم ان تک پہنچانے کے سارے رستے بند کر چکے تھے اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہر بات ان تک پہنچانے میں وہ آزاد تھے اور اس سلسلے میں ان کا ریڈیو اور ان کی ٹیلی ویژن بھی ممد و مددگار تھی۔

یہ وہ دور تھا جو میرے لئے سب دوروں سے زیادہ سخت تھا کیونکہ کوئی رستہ نہیں نکل رہا تھا کہ کس طرح احمدیوں کو سمجھائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تعلیم کے خلاف یہ بالکل جھوٹا پروپیگنڈا ہے، اس میں ایک ذرہ بھی سچائی نہیں جو اس وقت کثرت سے خصوصاً دیہاتی جماعتوں میں کیا جا رہا تھا اور اس کے جواب میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کبھی کوئی مربی پہنچے بھی تو دیر کے بعد ایک مربی کا پہنچنا جبکہ اس کے جانے سے پہلے ہی بہت سے دل میلے ہو چکے ہوتے تھے ان لوگوں کو مربی کی بات سننے سے بھی محروم کر دیتا تھا۔ یہ ایک بہت ہی بھیانک دور آیا ہے ہماری تاریخ میں جس کا علاج ہمارے بس میں نہیں تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اس کا جواب دیا اور گھر گھر ہماری آواز پہنچنے لگی اور دشمنوں تک بھی یہ آواز پہنچنے لگی اور شدید مخالفین تک بھی یہ آواز پہنچنے لگی اور اندر اندر ایک انقلاب کے رونما ہونے کی داغ بیل ڈال دی گئی۔

یہ بھی اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں سے یہ بات رونما ہوئی ہے جیسا کہ میں نے دعویٰ کیا تھا کہ آپ کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں، اب ثبوت پیش کر رہا ہوں کہ دیکھ لو یہ ہمارے ساتھ ہیں ورنہ دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں خواہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتی ہو جس کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہو کہ چوبیس گھنٹے اس کی آواز تمام دنیا کی غلط فہمیاں دور کرنے اور اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے میں ہر کونے تک پہنچے، دنیا کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہ ہو جو اس آواز سے محروم رہ جائے۔ پس یہ آپ کو سمجھانے کی خاطر ایم ٹی اے کی تفصیل بیان کی ہے مگر آپ لوگوں کے لئے اس میں جہاں ایک خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں جو آپ پر عائد ہوتی ہیں۔

ایم ٹی اے کو عام کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے بہت کوشش کی کہ جس حد تک ممکن تھا انٹینا ز مہیا کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب تک کی رپورٹ کے مطابق بھاری تعداد میں جماعتوں کو وہ انٹیناز مہیا ہیں جو ایم ٹی اے کا پیغام سن سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں۔ یعنی وہ آواز جو خلیفہ کی آواز براہ راست ان کو باندھنے کے لئے ممد ہو سکتی تھی وہ پہلے شاذ کے طور پر احمدی کانوں تک پہنچا کرتی تھی اور اب وہ روز بلا ناغہ ہر لمحہ ان تک پہنچ رہی ہے۔ یہ اتنا عظیم الشان احسان ہے کہ اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں عمر بھر شکر ادا کرتے رہیں تو وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مشکلات جو پیدا ہو رہی ہیں ان پر بھی غور کرنا ہوگا۔

جن جگہوں میں یہ آواز پہنچ رہی ہے ان میں حکمت اور دانائی کے ساتھ اس معاملے کو پھیلانا چاہئے۔ بعض لوگ کم فہمی کے نتیجے میں یا تبلیغ کے جوش میں زیادتی کی وجہ سے بغیر جائزہ لئے کہ کوئی شخص شریف ہے یا شریر ہے، سچا ہے یا جھوٹا ہے، سیدھا صاف ہے یا منافقت رکھتا ہے وہ اپنے شوق میں ان کو ایم ٹی اے پر دعوت دینے لگ جاتے ہیں اور بہت دفعہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ شخص ارادۃً کھوج لگانے کی خاطر آتا ہے اور جا کر تھانوں میں رپورٹ کر دیتا ہے کہ یہ ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں ان کو پکڑو۔ اور بعض دفعہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعے فحش باتیں پھیلا رہے ہیں اور اس صورت میں بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ گھیراؤ کر کے آ جاتے ہیں، اس جگہ پتھراؤ ہوتا ہے جہاں ایم ٹی اے دکھائی جا رہی ہے اور یہ ہدایت کارستہ حکومت کی طرف سے جبراً بند کر دیا جاتا ہے۔ یہ کم جگہوں پر ہوتا ہے لیکن جب ہوتا ہے تو تکلیف کا موجب بنتا ہے۔ اس صورت حال کو Avoid کیا جا سکتا تھا یعنی اس صورت حال سے انصراف کر کے اپنے مقصد کو پایا جا سکتا تھا۔

تو ایک تو آپ لوگ جو میری آواز سن رہے ہیں وہ یہ بات دوسروں تک بھی پہنچائیں اور اپنی

ارشاد نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794 27-0471

حکمت عملی کو پہلے سے زیادہ مضبوط کریں۔ لیکن اب میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ جب واپس جائیں تو اپنے اپنے گاؤں میں یہ بات پھیلائیں کیونکہ آپ کی واپسی سے پہلے اس لمحے ان سب گاؤں تک یہ آواز براہ راست پہنچ گئی ہے جو آپ نے مجھ سے سن کر آگے پہنچانی تھی۔ آپ کا چونکہ انتظام سے تعلق ہے اس لئے انتظامی پہلو کے لحاظ سے آپ مستعد ہو جائیں لیکن جہاں تک احمدی عوام الناس کا تعلق ہے وہ براہ راست آواز سن رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس پر عمل کر رہے ہیں اور کریں گے۔

دوسری بات جو اس تعلیم میں دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نرمی کا جو پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں بیان ہوا ہے اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے کہ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ کہ جن کے لئے تیرا دل نرم ہو گیا جن کی محبت میں تو مبتلا ہو گیا ابھی ان کی تربیت نہیں ہوئی ان سے غلطیاں ہونگی اور جب غلطیاں ہونگی تو اس وقت ان سے نرمی کا سلوک کرنا۔ اگر سختی سے پکڑ کی گئی تو اس کے نتیجے میں یہ لوگ تجھ سے دور ہٹنے لگ جائیں گے۔ یہ جو نرمی کا سلوک ہے اور قریب کرتا ہے اس مضمون پر میں پہلے تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں کہ ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا کی تعلیم کو نافذ کرنے کی خاطر ان لوگوں سے ناراض نہیں ہوتے تھے جو اس راہ میں روک بنا کرتے تھے یا منہ سے تو اقرار کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام ہیں اور عملاً بعض دفعہ ایسی کوتاہیاں ہو جاتی تھیں کہ وہ غلامی کے تقاضے پورے نہیں کرتے تھے۔ تاریخ اسلام بھری پڑی ہے ایسے واقعات سے یا اگر بھری پڑی نہیں تو یہ کہنا چاہئے کہ تاریخ اسلام سے قطعیت سے ایسے واقعات ثابت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کبھی انفرادی طور پر لوگوں سے ناراض ہوئے، صحابہ سے ناراض ہوئے، کبھی اجتماعی طور پر بڑے گروہوں سے ناراض ہوئے اور آپ کی ناراضگی میں ایک عزم پایا جاتا تھا جو دل کی نرمی کے برعکس کام کرتی تھی۔ یعنی آپؐ کی ناراضگی چونکہ اللہ کے لئے تھی، آپؐ کو ناراضگی بنانے کی خاطر خالصۃً اللہ کی مرضی پر انحصار کرنا پڑتا تھا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ آپ ناراض ہوں لیکن دل میں ان کے لئے درد محسوس نہ کریں۔ ناراض ہوتے تھے تو دل میں درد محسوس کرتے تھے، دل میں درد محسوس کرتے تھے تو ان کے لئے دعائیں اٹھتی تھیں۔

یہ مضمون ہے جس کا فَاعْفُ عَنْهُمْ سے تعلق ہے۔ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اب عفو کافی نہیں ہے جب تک ان کے لئے بار بار استغفار نہ کیا جائے۔ اب یہ عجیب مضمون ہے کہ بظاہر تو یوں لگتا ہے جیسے کرے کوئی اور بھرے کوئی یعنی گناہ کسی اور نے سرزد کیا اور معافیاں حضرت رسول اللہؐ مانگیں لیکن اس کے سوا آپ کی رحمت کا کوئی تصور ہی نہیں۔ سب دنیا کے گناہوں کے لئے آپ نے استغفار کیا ہے۔ پس عیسائیوں کے لئے اس میں ایک سبق ہے۔ کوئی اور کفارہ گناہوں کا استغفار کے سوا ممکن نہیں ہے کیونکہ استغفار سے گناہ جھڑتے ہیں اور گناہوں کا بوجھ اٹھانے سے گناہ جھڑتے نہیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اگر ایک شخص کو کہا جائے کہ کرو گناہ تمہارا بوجھ میں اٹھالوں گا تو اس سے اس کے گناہ جھڑ کیسے جائیں گے۔ اس کی تو حوصلہ افزائی ہوگی مزید گناہ کرنے کے لئے۔ لیکن استغفار کے نتیجے میں اگر وہ مقبول ہو جائے تو گناہوں کا رجحان ختم ہو جاتا ہے۔ وہ مٹی کے نیچے دفنا دئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسا شخص پھر اس قابل ہوتا ہے کہ وہ دل کی صفائی اور نیت کی نیکی کے ساتھ قابل اعتماد ہو جائے جب یہ ہو تو پھر ان سے مشورہ کرنا ہے۔ بے ایمانوں، بددیانت لوگوں اور گندے لوگوں سے مشورے کا قرآن کریم میں کہیں بھی حکم نہیں ہے۔ اس مضمون کو آپ سمجھیں کہ آپ کو مجلس شوریٰ پر بلایا گیا ہے تو قرآن کریم کی اس تعلیم کی روشنی میں بلایا گیا ہے۔

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ پہلے ان کی صفائی کرو، ان کو پاک کرو، ان کو اس لائق بناؤ کہ وہ مشورہ دے سکیں اور جب وہ ایسے ہو جائیں تو ان کو مشورہ کے لئے بلاؤ۔ جب مشورے کے لئے بلایا جائے تو تعلقات اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ لِنتَ لَهُمْ کا مضمون پیچھے نہیں رہ جاتا بلکہ آگے بڑھتا ہے کیونکہ جب بھی آپ کو کوئی شخص مشورے کے لئے بلائے تو آپ اپنے دل میں اس بات پر غور کر سکتے ہیں کہ اس وقت آپ اپنی اہمیت کیا سمجھ رہے ہیں۔ جب کوئی مشورے کے لئے بلاتا ہے تو آپ اپنے دل میں ایک قسم کا اعزاز پاتے ہیں کہ میرا اعزاز کیا گیا ہے اور جس کا اعزاز ہو اگر وہ اس طرح پاک وصاف ہو چکا ہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کو بنا دیا تھا تو وہ پہلے سے بڑھ کر آپ کی محبت میں مبتلا ہو جاتے تھے۔

پس یہ مشورے کا نظام ہے جو ہم نے ساری دنیا میں قائم کرنا ہے اور یہی مشورے کا نظام ہے جو اس وقت مجلس شوریٰ میں نمونے کے طور پر قائم ہونا چاہئے یہ نمونہ لے کے لوگ پھیلیں کیونکہ عامۃ الناس بعض دفعہ یہ باتیں سنتے تو ہیں مگر نمونہ نہیں بن سکتے۔ شوریٰ کے نمائندگان کے لئے ضروری ہے کہ ان باتوں کو سمجھ کر ان میں نمونہ بنیں کیونکہ انہوں نے واپس جا کر مشورے کرنے ہیں۔ یہ ایک اور

پہلو ہے جس کی طرف میں خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں کہ مشورے صرف ایک سطح پر نہیں یعنی مرکز کی سطح پر نہیں بلکہ ہر سطح پر جہاں احمدیوں کو مشوروں کے لائق بنانے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے وہاں سے نمائندوں کے چلنے سے پہلے بھی مشورے ہوئے تھے اور ہر ایسی جگہ جہاں سے نمائندے آئے ہیں وہاں ان نمائندوں کی واپسی پر بھی چھوٹی چھوٹی مجالس شوریٰ منعقد ہونگی کیونکہ میری آواز تو اب دنیا میں سب لوگ سن رہے ہیں جو ڈش انٹینا کے ذریعے مجھ سے تعلق قائم کرچکے ہیں مگر مشاورت میں جو باتیں ہوئی ہیں وہ تو نہیں سن رہے اب۔ اس لئے میں اب جس بات کی طرف توجہ دلارہا ہوں وہ یہ نہیں کہ میری بات کو دوبارہ پہنچائیں۔ میں اس طرف توجہ دلارہا ہوں کہ میری بات کو سمجھ کر اپنے وجود کا حصہ بنائیں اور مجلس شوریٰ میں اس کی روشنی میں یعنی میری نصیحتوں کی روشنی میں جو بھی کارروائی ہوئی ہے اسے اپنے دل کے کوزوں میں سمیٹیں اور محفوظ کریں اور واپس جاکر اپنے اپنے گاؤں یا شہروں میں اسی طرح کی مجلس شوریٰ بنائیں جیسی کہ آپ کے چلنے سے پہلے وہاں بنائی گئی تھی اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا فرد اس واپسی کی مجلس شوریٰ میں شامل ہو۔ وہاں آپ ان کو سمجھائیں کہ بہت سی باتیں تھیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے پیش کی گئیں لیکن حکمت سے خالی تھیں اور ان پر ان حالات میں عمل در آمد ہو ہی نہیں سکتا تھا، ان مشوروں پر عمل در آمد کا جواز کوئی نہیں تھا کیونکہ وہ بہت سے ایسے مشورے ہیں جو میں دیکھ چکا ہوں، جن کے تعلق میں میں خود تفصیل سے ہدایتیں دے چکا تھا تو اب بار بار وہی مشورے اٹھاکر مجلس شوریٰ میں بھیجے جائیں یہ تو کوئی معقولیت نہیں ہے، یہ تو صرف گویا نمبر بنائے جارہے ہیں کہ ہمیں بھی ایک اچھی بات آتی ہے وہ بھی آپ کریں۔ تو جاکر سمجھائیں ان لوگوں کو کہ جو اچھی بات آپ کو آتی ہے وہ تو سہا لہا سال سے خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہمیں کہی جارہی ہے۔ مشورہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ یہ بھی اچھی باتیں ہیں ان پر غور کریں، ان پر عمل کرنا ہے کہ نہیں۔ مشورہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ عمل نہیں ہورہا کس طرح عمل کرنا ہے یا اب پوری طرح عمل نہیں ہورہا اس پر پوری طرح کیسے عمل کیا جاسکتا ہے یہ پہلو ہے جس پر آپ کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اب یہ عزم کا پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جیسے تعلق رکھتا تھا وہ آپ سے بھی تعلق رکھتا ہے جب ایک فیصلہ کن نتیجے تک پہنچیں اور جماعتی طور پر مرکز کی منظوری کے بعد یہ طے ہو جائے کہ ہم نے یہ کرنا ہے پھر عزم کے ساتھ کرنا ہے۔ عزم کا مطلب ہے ایسا ریزولیوشن، ایسا قوی ارادہ کہ جس کو ٹالا نہ جاسکے۔ اٹھنا، بیٹھنا اور برخواست ہونا ہماری مجلس شوریٰ کا کام نہیں۔ ایسی مجالس شوریٰ دیکھنی ہیں تو باہر دنیا میں نکل کے دیکھ لیں۔ ہماری مجالس شوریٰ کا کام یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی میں آپؐ کے جیسا پختہ عزم اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ وہ عزم ایسا تھا کہ ناممکن تھا کہ وہ ٹل جائے اور وجہ اس کی بیان ہو گئی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ **جس عزم میں کسی عظیم اور طاقتور ہستی پہ توکل ہو جو اس کی پشت پناہی کررہی ہو تو وہ عزم متزلزل ہو ہی نہیں سکتا۔**

بڑے بڑے عزم کرنے والے ہم نے دیکھے ہیں سیاست کی دنیا میں ان کی بے شمار مثالیں ہیں کہ فیصلے کئے کہ یہ ضرور ہوگا، یہ کرکے رہیں گے، ہو نہیں سکتا کہ نہ ہو اور دوسرے دن سیاست کی کایا پلٹ گئی اور ان کا کوئی مددگار اور کوئی معین نہیں رہا۔ ان عزائم سے ان کو لازماً پیچھے ہٹنا پڑا یا خود اپنے ہاتھوں ان عزائم کو توڑنا پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں کہ آپؐ نے عزم کرلیا ہو اور پھر اس عزم کو ٹال دیا ہو۔ وجہ یہ ہے جو یہاں اس آیت کریمہ میں بیان ہوئی ہے فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ آپ کا عزم کسی انا کے نتیجے میں نہیں تھا۔ آپ کا عزم یہ ظاہر نہیں کرتا تھا کہ محمدؐ رسول اللہ بے حد مضبوط ارادے کے ہیں۔ آپ کا عزم یہ ظاہر کرتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اللہ پر ایمان کامل ہے اور جو بھی عزم کرتے ہیں وہ اس کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ اور جس کی رضا کی خاطر کرتے ہیں وہ بڑا طاقتور ہے، بہت قادر ہے، ہر چیز پر قادر ہے اس لئے اس یقین کے بعد آپ کے پیچھے ہٹنے یا عزم کے متزلزل ہونے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

یہ عزم ہم نے بھی کرنے ہیں توکل علی اللہ کی شرط کے ساتھ، اور **ہمارے عزائم میں جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی توکل علی اللہ کا عنصر بڑھے گا۔ اگر عزائم تقویٰ سے خالی ہوں تو توکل علی اللہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پس جو فیصلہ کرنا ہے وہ تقویٰ کی روح کے ساتھ کرنا ہے۔ جو مشورہ دینا ہے وہ تقویٰ کی روح کے ساتھ دینا ہے۔ پھر جب اس کو اپنالیں گے تو توکل کا مضمون شروع ہوگا اور پھر آپ کے پیچھے ہٹنے کا کوئی سوال نہیں۔** پس اب ایک آپ عزم کرچکے ہیں کہ آپ نے پاکستان میں احمدیت کا قدم لازماً آگے بڑھانا ہے۔ بڑے سخت مخالفانہ قوانین ہیں، بڑے مظالم ہیں جو آپ کی راہ روکے کھڑے ہیں اور آپ کے گھروں میں داخل ہوکر آپ پر تعدی کرتے ہیں یہ وہ بات ہے جس کا عزم سے تعلق ہے جو کچھ کوئی کر گزر سکتا ہے اس کو کہیں تم کر گزرو ہم ہرگز تمہیں جائز موقع نہیں دیں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دستور تھا، جائز موقع مخالفت کا نہیں دیں گے لیکن جانتے ہیں کہ تم نے ناجائز مخالفت سے باز نہیں آنا۔ پس تمہاری ناجائز مخالفت ہمارے جائز عمل کی راہ نہیں روک سکتی، ہمارے جائز عزم کی راہ نہیں روک سکتی، ہمارے توکل کو متزلزل نہیں کرسکتی۔

یہ چیز ہے جو میں بارہا سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، پیغامات میں بھی اور تقریروں میں بھی مگر یہ ایک باریک رستہ ہے اس کے تقاضے بہت سے لوگ پورے نہیں کرسکتے۔ ان دو باتوں کے درمیان توازن رکھنا عقل اور فراست چاہتا ہے اور اس عقل اور فراست کو چاہتا ہے جو ایمان کے نتیجے میں اور تقویٰ کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس تقویٰ پر نظر رکھنا، آخر اسی پر تان ٹوٹے گی۔ ساری پاکستان کی جماعتیں تقویٰ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کے معیار پر پوری اترنی چاہئیں اور اس پہلو سے مجلس شوریٰ کے نمائندگان جب واپس جائیں گے تو آنکھیں کھول کر دیکھیں کیونکہ اکثر آنکھیں میں نے دیکھا ہے کہ کھلتی نہیں ہیں اور غافل رہتی ہیں۔ کثرت کے ساتھ ایسی جماعتیں ہیں جن میں صاحب تقویٰ اکثریت میں نہیں ہیں۔ صاحب تقویٰ کی کمی ہے اور تقویٰ کے نام پر مشورے دینے والے بے شمار مل جائیں گے یہ مصیبت ہے جو ہمارے سامنے شیر کی طرح منہ کھولے کھڑی ہے اس کے خلاف جہاد ضروری ہے اور یہ جہاد آنکھیں کھولے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "میں کس دف سے منادی کروں" میرا بھی وہی حال ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور مسیح موعود کی غلامی اور پیروی میں جو باتیں میں کہتا ہوں، کہتے ہوئے بعض دفعہ اپنے سامنے چہرے دیکھ رہا ہوتا ہوں اور علم ہوتا ہے کہ ان کو پوری بات نہیں سمجھ آرہی اس طرح کہ اوپر سے نصیحت گزر گئی ہے دل کو اس طرح انہوں نے جھنجھوڑا نہیں کہ دل کی آنکھیں کھل جائیں اور جب تک یہ آنکھ نہیں کھلے گی آپ کو وہ ترقیات نصیب نہیں ہوسکتیں جن کے متعلق قرآن کریم نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔

پس جماعتوں کو جھنجھوڑتے رہیں، باربار جھنجھوڑیں، صبح جھنجھوڑیں، شام کو، رات کو، جھنجھوڑتے چلے جائیں یہاں تک کہ ان کی آنکھیں کھلیں۔ ان کو کہو تم اپنی روزمرہ کی زندگی میں متقی نہیں ہو، اپنے معاملات میں متقی نہیں ہو۔ جو جھگڑے چل رہے ہیں، جو دنیا داریاں ہورہی ہیں، دین سے بے خبر ہوکر جو پیروی ہورہی ہے دنیا کمانے کی، جو چھوٹے

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

چھوٹے وراثت کے جھگڑے چل رہے ہیں یہ بھلا متقیوں میں بھی ہو سکتے ہیں، ناممکن ہے۔ جس قسم کے جھگڑے وہاں چلتے ہیں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر شعبے میں سے تقویٰ کو نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ احساس جو شعوری طور پر دل کو جھنجھوڑنے والا ہونا چاہئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ احساس ایک دفعہ پیدا ہو جائے تو خدا کے خوف سے جان نکلنے لگتی ہے۔ انسان اپنی زندگی پر نظر ثانی کرتا ہے، اپنے روزمرہ پر نظر ثانی کرتا ہے، جانتا ہے کہ اس کے دعاوی کے عین مطابق اس کے اعمال نہیں ہیں۔ کوشش تو کرتا ہے کہ اعمال دعاوی کے مطابق ہو جائیں مگر اگر وہ سچا ہے اور متقی ہے تو پہچان لے گا کہ ابھی اعمال اور دعاوی میں بہت فرق ہے۔ یہ بات ایسی ہے جس کو پورے طور پر، باشعور طور پر سمجھنے کے بعد آپ کا قدم بغیر روک ٹوک کے آگے بڑھے گا۔

پاکستان سے بہت سی خبریں مل رہی ہیں، بہت زیادہ زیادتی کی جا رہی ہے محض اس وجہ سے کہ احمدیت پھیل رہی ہے۔ اور مولوی کی جان نکلی ہوئی ہے اس خوف سے کہ یہ تو پھیل جائیں گے، یہ تو ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ اس کو یہ غم ہے اور مجھے یہ فکر کہ جو پھیل رہے ہیں وہ سچے بھی ہیں کہ نہیں، وہ واقعۃً اس لائق ہیں کہ احمدیت کی آغوش میں آجائیں اور اگر نہیں ہیں تو ان کو سنبھالنے کے لئے ہماری جماعت کیا کوشش کر رہی ہے۔ مولوی کو اور فکر لاحق ہے، مجھے اور فکر لاحق ہیں۔ مولوی کو عددی فکر ہے اس کی بلا سے وہ شخص جو اس کے نزدیک مرتد ہوتا ہے نیک ہو یا بد ہو۔ ایک جگہ بھی سارے پاکستان میں یہ واقعہ نہیں ہوا کہ کوئی شخص مولوی کے بہکاوے میں آکر مرتد ہو گیا ہو اور مولوی نے اس کو نیک بنانے کی کوشش شروع کر دی ہو۔ وہ بیچارہ آپ نیک نہیں ہے اس نے دوسرے کو کیا نیک بنانا ہے۔ ان کو چھوڑ دیتے ہیں شیطان کے حوالے کر کے اور یہ قطعی ثبوت ہے کہ یہ ارتداد ہے یہ قبول اسلام نہیں ہے۔ ارتداد کے نتیجے میں دل کی خباثتیں بڑھتی ہیں قبول اسلام کے نتیجے میں دل گناہ کے داغوں سے دھوئے جاتے ہیں۔ اب یہ ایک اتنا نمایاں امتیاز ہے کہ سارے پاکستان میں سو فیصد وضاحت کے ساتھ یہ امتیاز اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ ایک مثال اس کے برعکس آپ نہیں دیکھیں گے۔ جب بھی کسی احمدی کو توڑا ہے انہوں نے، وہ نیک نہیں ہوا، وہ بد سے بدتر ہوا اور ہر معاملے میں پوری بے حیائی اختیار کر لی، دیانت بھی گئی، امانت بھی گئی، تقویٰ، نیکی، ایک دوسرے سے سلوک یہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور اس کو اتنا مزہ آیا اس چھٹی میں کہ چلو جی سارا بار اتار کے پھینک دیا، مصیبت پڑی ہوئی تھی جماعت احمدیہ میں۔ یہ کرو، یہ نہ کرو، یہ تعلیم جو تھی اس نے رستے روکے ہوئے تھے تو یہ جَنَّةٌ لِلْكَافِرِ ہے۔ جو وہاں مولوی بنا بنا کر احمدیوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور آپ دوبارہ غور کر کے سارے معاملات کو دیکھیں آپ کو یہی تصویر نظر آئے گی۔ کئی لوگ ایسے تھے جن کو میں جانتا تھا اچھے بھلے، کچھ نہ کچھ شریف ضرور تھے، جب سے احمدیت سے چھٹی کی ہے ان کے چہروں سے کراہت آنے لگ گئی ہے۔ ان کے گناہ ان کے چہروں کو کالا کر رہے ہیں۔ پس یہ تفریق اپنے پیش نظر رکھیں اور **جن لوگوں کو بھی آپ احمدی بناتے ہیں ان کی احمدیت کی فکر کریں۔ ان کا گھیرا ڈالیں، ان کو طرح طرح سے بار بار احمدی بنا کر احمدی کر دکھائیں۔** گزشتہ ادوار میں یعنی چند سال پہلے تک بعض ایسی بیعتیں ہوئیں جن میں بیعت کنندہ نے تقویٰ سے پورا کام نہیں لیا۔ اب جب میری یہ نصیحت ان تک پہنچی کہ جو نئے احمدی ہو چکے ہیں مجھے بتاؤ کہ آیا وہ چندوں کے نظام میں بھی شامل ہیں، آیا وہ جرأت سے اس نئے Census میں اپنا نام احمدی لکھوائیں گے کہ نہیں تو اس نصیحت کو بھی غلط سمجھا گیا۔ دوڑ شروع ہو گئی کہ زیادہ نو احمدیوں کے Census میں احمدی فارم بھرنے کے نتیجے میں ہماری کارگزاری کے خانے بھر جائیں گے اور یہ سمجھا جائے گا کہ واہ واہ اس شخص نے اور اس جماعت نے تو کمال کر دیا ہے، اتنے آدمیوں کو Census میں احمدی ثابت کر دیا ہے۔ بعض جگہ اس کے نتیجے میں فساد ہوئے، معصوم احمدی رد عمل کے طور پر بہت تکلیفوں میں مبتلا کئے گئے۔ بعض جگہ کثرت سے ان کے گھر یا ان کی دکانیں جلا دی گئیں۔ مجھے یہ یقین تھا کہ یہاں غلطی لازماً ہماری اپنی ہو گی۔ چنانچہ میں نے بار بار جستجو کی، مجھے ان باتوں کا جواب دو کہ وہ صاحب جن کے خانے میں احمدی لکھا گیا تھا، دو سال یا تین سال پہلے احمدی ہوئے تھے کیا اس عرصے میں انہوں نے ایک آنے کا بھی چندہ دیا، کیا اس عرصے میں انہوں نے کسی احمدیہ مسجد میں نماز ادا کی؟۔ پہلے تو اس جواب سے احتراز کیا جا رہا تھا مگر میں بھی، عزم کی بات ہو رہی ہے اس معاملے میں عزم رکھتا ہوں، جب تک تہہ تک نہ پہنچوں چھوڑتا ہی نہیں بات کو۔ اتنے خطوط لکھوائے کہ آخر ان کو جواب دینا پڑا، اور جواب یہ تھا کہ یہ صاحب اور ان کا خاندان جب سے احمدی ہوئے ہیں ایک آنہ بھی جماعت میں چندہ نہیں دیا، کسی مسجد کا منہ نہیں دیکھا بلکہ احمدی چھوڑ کے غیر احمدی مسجد کا منہ بھی نہیں دیکھا۔ کبھی جمعے پہ اتفاقاً چلے گئے تو چلے گئے اور جانا اتفاقاً ہی ہو مگر یہ ثابت کرتا ہے کہ احمدیت کا پیغام ہی ان کو نہیں پہنچا ہوا۔ تو اگر آپ بھرتی کی خاطر لوگوں کو پیغام دے رہے ہیں تو یہ وہ پہلی اینٹ ہے جو کج رکھی گئی اور اس پر اگر فلک تک بھی تعمیر کریں گے تو وہ ساری عمارت ٹیڑھی چلے گی۔ اس لئے **اپنے دل کا تقویٰ جانچنے کی ضرورت ہے۔ کوئی شخص بھی اس لئے تبلیغ نہ کرے کہ مجھے دکھا سکے۔ اگرچہ بعض تبلیغ کرنے والے اس نیت سے مجھے بتاتے ہیں کہ میری دعائیں ان کے شامل حال ہو جائیں گی مگر ان کے دل کا حال اللہ جانتا ہے۔** اگر اللہ کے نزدیک وہ اس لئے مجھے بتا رہے ہیں کہ کارکردگی کے نمبر لکھے جائیں اور وہ زیادہ متقی شمار ہوں تو وہ ہرگز خدا کے رجسٹر میں متقی کے طور پر نہیں لکھے جائیں گے۔ ان کی کوششوں کے نتیجے میں جو احمدی بنائے گئے تھے وہ آخر آپ سے بے وفائی کریں گے۔ اور جب خصوصیت سے ملاں اس بات کی تلاش میں ہے کہ کہیں Census میں احمدیوں کی تعداد نہ بڑھ جائے اور اس کے پیچھے مرکز کا ایک وزیر بیٹھا ہوا ہے جو مسلسل ان کی راہنمائی کر رہا ہے اور حکم دے رہا ہے ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں کو کہ جب بھی کوئی ایسا واقعہ مولوی ان کی نظر میں لائیں لازماً ان لوگوں کو قید کرو اور ان پر طرح طرح کے مظالم کرو اور کوشش کرو کہ یہ اپنے عہد سے پھر جائیں۔ جب یہ کوشش ہو رہی ہو ساتھ ساتھ اور اس کے قطعی شواہد مجھ تک پہنچ رہے ہوں کہ جو اپنی دانست میں راجہ بنا ہوا ہے وہ عام انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں، دھوکہ دے رہا ہے دنیا کو اور مولویوں کے ساتھ مشورے کرتا ہے اور حکومت کے بڑے کارندوں کو حکم دیتا ہے اور اس حکم سے مجبور ہو کر جب ہمارے احمدی حضرات ان تک پہنچ کر صورت حال واضح کرتے ہیں تو اس وقت ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں دیکھو تمہیں پتہ نہیں ہم بے بس ہیں، ہم احکامات کی تعمیل میں بے بس ہیں جو اوپر سے آتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے بتایا نہیں کہ کس سے آتے ہیں لیکن ہماری دوسری معلومات اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا مولوی بڑبولا بہت ہے، وہ اپنا فخر بنانے کی خاطر مجالس میں باتیں کرتا ہے کہ راجہ ظفر الحق نے ہمیں آرڈر دیا ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے ہم تمہارے ساتھ ہیں، حکومت تمہارے ساتھ ہے تو اس طرح وہ مولوی کا بڑبولا پن ہمارا مددگار ہو جاتا ہے۔ اور افسر یا اعلیٰ افسر یہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ اوپر کے احکامات سے مجبور ہے لیکن اکثر وہ بڑبولا نہیں ہوتا بے چارہ، اپنی معذوری کا اظہار کرتا ہے۔ مولوی ہماری مدد کے لئے آگے آتا ہے کہ پوچھنا ہے تو ہم سے پوچھے ہم بتائیں گے کہ یہ کون افسر ہے اور کیا حرکتیں ہو رہی ہیں تو اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔

ان واقعات کا مجھے ایک بہت بڑا فائدہ پہنچا ہے کہ مجھے نو احمدیوں پر پہلے سے زیادہ توجہ دینے کا موقع مل رہا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ننگے ہو رہے ہیں جنہوں نے نمبر بنائے تھے تبلیغ نہیں کی تھی۔ تو میں جواب ہدایتیں جاری کر رہا ہوں ان کی رو سے **آئندہ تمام تبلیغی پروگراموں میں لازم ہو گا کہ جو احمدی کامیاب تبلیغ کا دعویٰ کرتا ہے اس کا حال پہلے دیکھو، اس کا اپنا دل کیسا ہے، اس کا اپنا عمل کیسا ہے۔ کیا وہ خود چندوں میں اور باجماعت نماز میں شمولیت میں تیز ہے۔** کئی دفعہ جواب ملے گا کہ نہیں وہ صرف تبلیغ کرتا ہے لیکن دوسروں کو، اپنے نفس کو تبلیغ نہیں کرتا۔ تو یہ سارے مسائل ہیں جو حقیقت تقویٰ سے بے خبری کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ جو آیات میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں ان پر گہرے غور کے فقدان سے یہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

پس تمام پاکستان میں جب میں احتیاط کی نصیحت کرتا ہوں تو یہ نہ سمجھیں کہ رک جائیں اس کام سے۔ جہاں کھلے بندوں بعض لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم احمدی ہیں اور احمدی ہونے کے بعد چاہے تھوڑا سا ہی کچھ نہ کچھ اپنی جیب سے چندہ دینا شروع کر دیتے ہیں، یا وہ سارے لوگ جو پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے احمدی اثر کے نتیجے میں کچھ نماز کی طرف توجہ دے دیتے ہیں، یہ ہمارے ہیں۔ اگرچہ کامل نہیں مگر مجھے یقین ہے کہ ان کا کمال کی طرف قدم اٹھ رہا ہے۔ آج نہیں تو کل ایک مقام ضرور آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ حقیقتاً متوکلین میں شمار ہوں گے جو اپنی کوششوں پر نہیں بلکہ اللہ کی رحمت پر توکل رکھتے ہیں۔ پس یہ باتیں جب میں سمجھاتا ہوں تو مشکل یہی ہے کہ بعض لوگ پوری طرح کام سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں کہ لو ہو بڑی غلطی ہو گئی ہمیں Census کی خاطر کسی سے دستخط کروانے نہیں چاہئیں۔ ہرگز یہ مراد نہیں ہے۔ اگر پہلی رپورٹ ٹھیک ہے کہ یہ احمدی ہیں تو پھر آپ کا پیچھے ہٹنا غلط۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جن کو آپ علیحدہ کر ہی نہیں سکتے۔ اگر آپ کی رپورٹیں سچی تھیں، جن پر میں اعتماد کر بیٹھا ہوں تو ان کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ آپ کو Census کے وقت بھی ان نو مبائعین کو احمدی ظاہر کرنا ہو گا۔ اگر

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

نہیں کر سکتے تو جان لیں کہ آپ کی رپورٹیں غلط تھیں۔ اس لئے آپ کو اس مصیبت میں میں نے ڈال دیا ہے پھر دونوں میں سے ایک طرف آپ کو قدم رکھنا ہوگا۔ اگر دونوں طرف قدم رکھتے ہیں تو وہ سچائی کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ جہاں احمدی سچے تھے وہاں ان کا Census میں احمدیوں کے ساتھ نام لکھوانا بھی سچا ہوگا۔ پس اس پہلو پر غور کرتے ہوئے جن لوگوں کے نام ابھی نہیں لکھے گئے کیونکہ سارے پاکستان میں Census کے خلاف فساد برپا ہوا ہے صرف احمدیوں کا شامل ہونا یا نہ ہونا ان کو دکھائی دیتا ہے لیکن یہ پتہ نہیں کہ ساری زمین ہی اکھڑ گئی ہے جس پر Census کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ مولوی ہمارے خلاف باتیں کرتے اور خود Census کے خلاف اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ ان کا ڈھونگ جو انہوں نے اپنے متبعین کا بنا رکھا تھا وہ کھل جائے گا۔ بہرحال ہمیں موجودہ تجارب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احتیاط کرنی چاہئے۔

میں نے بہت سی احادیث جمع کر رکھی تھیں جو اس سلسلے میں بیان کرنی تھیں مگر یہ جو پہلا حصہ ہے اس آیت کے تعلق میں اس سے پوری فرصت ہی نہیں ملی۔ لیکن اب تبرکاً دو تین منٹ میں بعض احادیث نبویہ جن کا مجلس شوریٰ یا نظام مشاورت سے تعلق ہے وہ آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے جامع الترمذی میں یہ روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ اپنے اصحاب سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔ جس کا براہ راست خدا رہنما تھا اس کا یہ حال تھا کہ وہ وجود صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ کے اس حکم کے تابع اس کثرت سے مشورے کیا کرتا تھا کہ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے زیادہ مشورہ کرنے والا کسی کو نہیں پایا۔

تو آپ لوگ بھی اپنے مشورے کی طاقت کو بڑھائیں۔ بعض دفعہ بیاہ شادی کے موقع پر مشورے کئے جاتے ہیں لیکن اکثر اس نیت سے کہ جو دل میں ہے وہ مشورہ نہ دیا گیا تو ہم مشورہ ہی نہیں مانیں گے۔ اب مجھے تو آئے دن اس سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ کہتے ہیں کیا خیال ہے یہ بہت اچھا رشتہ ہے۔ میں کہتا ہوں میرے نزدیک تو نہایت بے ہودہ رشتہ ہے کیونکہ یہ نہ نماز پڑھتا ہے، نہ چندے دیتا ہے، نہ کسی مسجد سے اس کا تعلق ہے۔ اگر آپ نے دین کو ہی چھوڑ دیا تو آپ کو کیسے خوشی نصیب ہوگی۔ وہ کہتے ہیں شکریہ، مشورہ مل گیا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہے اچھا رشتہ۔ تو اب بتائیں اس مشورے کا اور اس کثرت مشورہ کا کیا فائدہ۔ یہ مشورے اس ارادے سے کئے جاتے ہیں کہ اگر ہماری مرضی کا جواب ملا تو ہم مانیں گے ورنہ ملا تو ہم اس مشورے کو رد کر دیں گے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کثرت مشورہ کے دونوں پہلو اطلاق پاتے تھے۔ آپ لوگوں سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے اور لوگ آپ سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے پہلو میں یہ بات خاص طور پر پیش نظر رہے کہ جو مشورہ کرتے تھے ان کے متعلق اللہ کا حکم تھا کہ جب رسول فیصلہ دے دے تو پھر تم مجاز نہیں ہو کہ اس کے خلاف ہٹ سکو۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مشورہ کے دو پہلو ہیں، ایک مشورہ دے رہے ہیں، ایک لے رہے ہیں۔ جب مشورہ دے رہے ہیں تو مشورہ لینے والا مجاز ہی نہیں ہے کہ اس سے پیچھے ہٹے اور جب مشورہ لے رہے ہیں تو آپؐ مجاز ہیں کیونکہ آپؐ سے بہتر اللہ کی رضا کو اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ دونوں جگہ یہی اصول کار فرما ہے۔ جب آپؐ مشورہ دیتے تھے تو اس لئے اس سے ہٹنے کا احتمال ہو نہیں سکتا تھا کہ آپؐ کا مشورہ رضائے باری تعالیٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ جب آپؐ مشورہ لیتے تھے تو اس لئے آپ کو اس کو قبول نہ کرنے کا اختیار تھا کہ جب وہ رضائے باری تعالیٰ کے کسی پہلو سے بھی خلاف ہوا آپؐ سے بہتر کوئی اس کو پہچان نہیں سکتا تھا۔ پس یہ نظام شوریٰ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گرد گھومتا ہے اس کے سارے پہلوؤں کو بیان کرنا تو اس وقت مشکل ہے، ناممکن ہے۔ یہ دیکھ لیں اتنا بڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مختلف احکامات جو مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال رہے ہیں ان کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ تو ابھی بہت سی شورائیں باقی ہیں جن میں میں نے خطاب کرنا ہے کبھی یہاں سے، کبھی دوسرے ملکوں میں جا کر تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اب یہ سنبھال لیں اور آئندہ اس کو الگ رکھیں، لکھ دیں کہ یہ حدیث ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی۔ تو انشاء اللہ باقی باتیں پھر ہونگی۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آج مولوی کی ہر کوشش کو ناکام و نامراد بنا دیں۔ وہ احمدیت کا رستہ نہ روک سکے اور احمدیت بڑھتی رہے اور پھولتی رہے اور پھلتی رہے لیکن تقویٰ کی راہیں اختیار کر کے، تقویٰ سے ہٹی ہوئی راہوں پر نہیں۔

حضور نے خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا: یہ جو سردیوں کے اوقات ہیں ان کے لحاظ سے اس دور کا یہ آخری جمعہ ہے۔ ہفتہ اور اتوار کی رات کے درمیان گھڑیاں بدل جائیں گی اور اس وقت جمعہ کے اوقات بھی بدلیں گے عصر کے اوقات بھی بدلیں گے اور نمازیں جمع کرنے کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ اسلئے جن لوگوں نے دیکھا ہے ہمیں نمازیں جمع کرتے ہوئے ان کو احساس کرنا چاہئے کہ یہ محض وقت کی مجبوری تھی جس کا صرف جمعہ سے تعلق تھا۔ روزمرہ ظہر کی نماز کو عصر سے نہیں جمع کیا جاتا۔ لیکن بعض ناواقف لوگ، بعض بچے، بعض جن کو مزہ بہت آتا ہے جمع میں، وہ کہیں غلط استنباط نہ کر بیٹھیں اس لئے آج کے بعد جتنے بھی جمعے ہونگے Summer Time میں یعنی گرمیوں کے وقت میں وہ انشاء اللہ اپنے وقت پر پڑھے جائیں گے اور عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی۔ اس بات سے متنبہ رہیں۔ ☾☾☾

کیرنگ میں دوروزہ ۴۳واں سالانہ جلسہ

بفضلہٖ تعالیٰ کیرنگ کا ۴۳واں جلسہ سالانہ ۱۸۔۱۹ اپریل کو منعقد ہوا۔ دوروزہ اجلاسات میں صوبہ بھر کی جماعتوں کے احباب کے علاوہ مبلغین و معلمین کرام نیز نومبائعین نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

افتتاحی جلسہ پہلا دن: ۱۸-اپریل بروز ہفتہ صبح ۹ بجے مکرم جناب امیر صاحب صوبائی اُڑیسہ کی زیر صدارت جلسے کی افتتاحی تقریر کا آغاز کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اور نعرہ ہائے تکبیر کی آواز سے کیرنگ کی فضاء گونج اُٹھی۔ نظم اور دُعا کے بعد مکرم جناب عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے علاوہ مبلغین سلسلہ کی تقاریر تبلیغی اور تربیتی عنوانات پر ہوئیں۔ یہ سلسلہ دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ صدارتی خطاب کے بعد افتتاحی جلسے کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

پہلا دن دوسرا جلسہ: شام ۵ بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان شروع ہوئی۔ تلاوت، اردو نظم، اُڑیہ نظم کے علاوہ تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ مکرم جناب رمضان علی صاحب ہوگلہ (بنگال) نے بنگلہ زبان میں تقریر کی۔ اور صدارتی خطاب کے بعد رات ۹ بجے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

دوسرا دن: ۱۹-اپریل بروز اتوار صبح ۹ بجے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید قادیان شروع ہوئی۔ جلسہ میں دیگر مذاہب کے احباب بھی شریک ہوئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید نے اُڑیہ زبان میں "اسلام میں پیشوایان مذاہب کا احترام" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہ سوامی بھگوت نند جی مہاراج جو رام کرشن سیوا آشرم کے انچارج ہیں نے "حضرت کرشن جی اور رام چندر جی کی سیرت اور اُن کی تعلیمات امن اور بھائی چارگی" پر روشنی ڈالی۔ موصوف کے بعد ہمارے ایک عیسائی دوست جناب برج سندر مہانتی جو عیسائی مذہب کے ڈیکن ہیں نے "حضرت مسیح ناصریؑ کی پاک سیرت اور انجیل کی امن اور بھائی چارگی کی تعلیمات" پر تقریر کی۔ مبلغین کرام کی تقاریر اور صدارتی خطاب کے بعد دوپہر ایک بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی اجلاس: شام ۵ بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب صوبائی اُڑیسہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد علماء کرام کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کیرنگ نے احباب جماعت مہمانان کرام اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا دُعا کے بعد رات ۹ بجے یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجلاس کے فیوض اور برکات سے نوازے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (شیخ ہارون رشید۔ مبلغ سلسلہ کیرنگ۔ اُڑیسہ)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۱۹۹۸ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلے کی شرائط

۱۔ درخواست دہندہ وقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳۔ کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵۔ عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ پاس ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارے میں غور ہو سکے گا۔
۶۔ حفظ کلاس کے لئے عمر ۱۰۔۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔
۸۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹوگراف پاسپورٹ سائز ۱۵۔ جولائی ۱۹۹۸ء تک ارسال کر دیں۔

☆ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اُترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔

☆ اُمیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے۔ رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا

اردو: ایک مضمون اور درخواست۔ انگلش: مضمون درخواست۔ ترجمہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو۔ گرامر۔ انٹرویو: اسلامیات۔ احمدیت۔ جنرل نالج۔ انگلش ریڈنگ۔ اردو ریڈنگ۔ تلاوت قرآن پاک۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

ضان المبارک ۹۸ء میں

قسط نمبر (4)

حضرت امیر المومنین کا درس القرآن

ھ، ۱۴ر جنوری ۱۹۹۸ء

آج درس القرآن نمبر ۱۳ میں سورہ النساء کی آیت نمبر ۶۷ پر درس جاری رہا۔ حضور نے فرمایا کہ علماء زشتہ کی تفسیر اس مفروضہ پر مبنی ہے کہ یہودی اپنی نافرمانی کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کردیں اور اسے سپاں کرنے کی خاطر بڑا زور مارا ہے لیکن ان کو یہ حکم نہیں ملا تھا۔ ان علماء نے ٹھوکر کھائی ہے۔ حضور نے فرمایا ۔ یہود کو ان کی نافرمانی کے نتیجے میں سخت سزائیں دی گئیں جو تورات کا انداز ہے اور سزا کا مقصد یہ تھا کہ وہ پنے اوپر ساری چیزیں حرام کرلیں کیونکہ اس کے علاوہ وہ اپنے گناہوں کی پاداش سے بچ نہیں سکتے۔ چنانچہ سوائے چند کے جنہوں نے نفس کی سختی کو برداشت کیا باقی خدا کی نظر میں گنہگار ٹھہرے۔ یہاں پر اس آیت بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ یہ احسان والا رسول ہے۔ اس لئے لکیت کے حوالے سے اسے نرمی کے سلوک کی ہدایت ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے معاملات میں تمام امور میں جہاں شریعت کا سختی کا پہلو موجود تھا اور اختیار کیا جا سکتا تھا ہمیشہ نرمی کا پہلو اختیار کیا۔ اس مضمون پر بے شمار احادیث روشنی ڈال رہی ہیں۔ اس لئے دیکھو کہ یہ کیسا عظیم الشان رسول ہے کہ تمہارے ساتھ نرمی کا پہلو اختیار کرتا ہے اس لئے اگر رسول اللہ کے دین کو حرز جان بنائیں تو ثبات قدم عطا ہوگا کیونکہ روزمرہ زندگی میں نرم تعلیم پر عمل کرنا آسان ہے۔

آیت نمبر ۶۸ میں ابن کثیر نے اَجَر سے مراد اَلجَنَّۃُ لیا ہے حالانکہ اجر کی تشریح اگلی آیت میں ہے یعنی اس صراط مستقیم کا ذکر ہے جو سورہ الفاتحہ میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ تمام اوپر والی آیات تدریجاً آیت نمبر ۷۰ کی طرف لے جا رہی ہیں۔ چونکہ یہ علماء اس صراط مستقیم سے جس پر انسان نبی تک سفر کر سکتا ہے اس سے بچنا چاہتے ہیں اس لئے اسے By pass کر کے اسے جنت تک لے جاتے ہیں یعنی ان کے نزدیک یہ اجر وہ صراط مستقیم ہے جو قیامت کے میدان سے ہو کر گزرتا ہے۔ یہ ایک فرضی قصہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میری تشریح ان آیات کے تسلسل میں یہ ہے کہ اصل راستہ جو بطور اجر مراد ہے یہ ہے کہ جو لوگ بھی اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یہ آیت کھلم کھلا آیت خاتم النبیین کی تشریح کرتی ہے اور اس میں نبوت کے فیوض کو جاری کیا گیا ہے، روکا نہیں گیا۔

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اور مقام، رحمتیں اور فضل کبھی بھی بند ہونے والا نہیں بلکہ جاری اور ساری رہنے والا مانتے ہیں۔ خاتم کے معنوں کی رو سے آپ کی مہر، نبوت عطا کرنے والی ہے۔ صرف ایک ہی نبی ہے جو تمام نبیوں کا مصدق ہے۔ یہ تصدیق دنیا میں کبھی کسی نے نہیں کی اور جو اس تصدیق میں شامل نہیں ہوتا وہ آپ سے کٹ گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ امت محمدیہ میں بہت سے مجدد، بزرگ، اولیاء، محدثین اور بزرگوں کا موازنہ جن میں توراتؑ کی علامتیں ملتی ہیں، گزشتہ انبیاء سے کر کے دیکھیں کہ نبوت کی عظمت میں کون زیادہ ہے۔ لیکن ان تمام بزرگان نے کبھی بھی عالمی دعویٰ نہیں کیا۔ اب وہی نبوت، نبوت کہلائے گی جو سارے جہانوں کو زیر نگیں کرنے والی "لِیُظهِرَہٗ عَلَی الدِّینِ کُلِّهٖ" والی ہو۔ اور ایسا ایک ہی شخص ہوگا جسے کہیں مہدی اور کہیں عیسٰی کہا گیا ہے۔ جو آفاقی ہوگا۔ ایک ایسے وجود کو چنا گیا جس نے کلیۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ اختیار کرنا تھا اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا تھا۔ یہ ہے خاتمیت کی اصل پہچان یعنی آپ کے متبعین میں سے نبی، صدیق، شہید اور صالح پیدا ہونگے اور بعینہ یہی معنی دیگر بزرگان امت نے بھی کئے ہیں کہ وہ مرتبے جو مہدی اور عیسٰی کو عطا ہونگے وہ پچھلے تمام ائمہ سے بڑھ کر ہونگے اور چونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہوگا اس لئے پہلے تمام انبیاء سے اعلیٰ ہوگا۔ شیعہ لوگوں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ امام مہدی ہمارے اماموں سے مرتبہ میں بالا ہوگا۔

مختلف علماء کی بحثوں کے دوران، حضور انور نے علامہ ابوحیان اندلسی کی رائے بتائی کہ وہ بھی اس آیت کو سورۃ الفاتحہ کی آیت 'اَنعَمتَ' کی تفسیر سمجھتے تھے جو بالکل ہمارے والے معنے ہیں۔ لیکن اتنی اچھی بات کہنے کے بعد گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ 'مَعَ الَّذِین' سے مراد فرشتے ہیں اور تیزی سے گریز کی کوشش کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ہم نے ان سے 'اَنعَمتَ' والے معنی لئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ روح المعانی میں علامہ آلوسی کی تشریح ہمارے لٹریچر سے ملتی جلتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ چاروں مراتب انبیاء میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد احادیث کے حوالے سے حضور انور نے وہ تمام لوگ جو شہید کے زمرے میں آتے ہیں ان کی قسمیں بتائیں۔

جمعرات، ۱۵ر جنوری ۱۹۹۸ء

آج درس القرآن نمبر ۱۴ میں سورۃ النساء کی آیت نمبر ۷۰ پر درس جاری رہا۔ حضور انور نے آیت کا ترجمہ کیا کہ جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء، صدیق، شہید اور صالح اور یہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔ حضور نے فرمایا میری تقریر "عرفان ختم نبوت" اگرچہ تفصیلی تھی لیکن اب کچھ مزید پہلو سامنے آئے ہیں۔ اس آیت کے جتنے پہلو بھی غیر احمدی علماء اپنے حق میں بیان کرتے ہیں ان پر بھی روشنی ڈالی جائیگی۔ وہ کہتے ہیں کہ معیت سے مراد اُخروی معیت ہے۔ حضور نے فرمایا اُخروی معیت سے انکار ممکن نہیں لیکن اس دنیا میں جو نیک عمل کریں گے ان کا درجہ کیا ہوگا؟ اس بحث کا تعلق 'اَنعَمتَ علیهِم' کے ساتھ ہے جس کی تفصیل میں بیان کروں گا۔

اس کے بعد کل کے درس میں بیان شدہ بارہ شہیدوں کی قسموں کے علاوہ حضور انور نے فرمایا کہ احادیث سے اور اقسام شہداء بھی ملتی ہیں۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ جن حدیثوں سے یہ باتیں لی گئی ہیں وہ بھی محل نظر ہیں۔ 'مَعَ' اور 'مِن' کی بحث میں حضور انور نے بہت سی قرآنی آیات بتائیں اور مختلف حالات میں مختلف معنی سیاق و سباق سے سمجھائے۔

مفردات راغب نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے مُنعِم عَلَیهِم کے گروہ میں شامل ہونگے اور مقام اور مرتبے کے لحاظ سے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے گروہ میں شامل کئے جائیں گے۔ یعنی اس امت کا نبی، نبی کے ساتھ۔ صدیق، صدیق کے ساتھ۔ شہید، شہید کے ساتھ اور صالح، صالح کے ساتھ۔ امام راغب نے یہ معنے احمدیت سے پہلے لکھے ہیں۔ اگر امت کا نبی نہیں ہونا تھا تو ساتھ کیسے ہوگا؟

اسی طرح سورۃ الحدید کی آیت ۲۰ بھی حضور نے تلاوت فرمائی اور فرمایا جہاں تک ختم نبوت کا فیضان ہے وہ جاری فیضان ہے اور یہ قطعیت کے ساتھ بیان ہے۔ اس سے مفر نہیں کیونکہ اس میں خوشخبری دی گئی ہے کہ تم میں سے ایک قافلہ بنایا جائے گا جس میں یہ سب ہونگے اور پھر اس امت کا نبی یعنی مسیح موعود بھی آئے گا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک چینی عالم ملاقات کیلئے آئے اور کہنے لگے کہ میں ختم نبوت کے مسئلے سے اتفاق نہیں کرتا۔ میں نے انہیں ۴ آیات دیں اور کہا کہ آپ ان کے معنی پر غور کریں۔ تین دن کے بعد سر جھکائے ہوئے آئے اور اقرار کیا کہ اب میرے پاس کوئی چارہ نہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تابع نبوت کو جاری نہ سمجھوں۔ لیکن اس سے صداقت مسیح موعودؑ ثابت نہیں ہوتی۔ دراصل وہ اپنے مسلم علاقے میں لیڈر شپ چاہتے تھے۔ عرب وغیرہ بھی گئے۔ اور روپیہ تو حاصل کیا لیکن سعادت سے محروم رہے۔ حضور نے اس چینی عالم کو یہ آیت سنائی ﴿یا بَنِی اٰدَمَ اِمَّا یَأتِیَنَّکُم رُسُلٌ مِنکُم...الخ﴾۔ اس آیت میں تمام بنی آدم کو مخاطب کیا گیا ہے اور جب بھی ان کے پاس کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی آیات بیان کرے اور کسی نئی شریعت کا ذکر نہ کرے اور تقویٰ سے کام لے تو ان پر کوئی خوف نہیں۔ اسی طرح مِیثَاقُ النَّبِیّٖن والی آیت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی کے آنے کو ثابت کرتی ہے۔

حضور انور نے اس سلسلے میں قرآنی آیت "وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَت" بھی پیش فرمائی جس کے معنے یہ ہیں کہ آخری زمانے میں بروزی طور پر سب رسول ظاہر کئے جائیں گے۔ شیعوں کا بھی عقیدہ ہے کہ امام مہدی کے آنے سے تمام رسول اُٹھائے جائیں گے۔ تفسیر قمی میں ہے: اللہ نے آدم سے لے کر آخر تک جو رسول بھیجے ہیں وہ سارے ضرور دنیا میں واپس آئیں گے۔ اور امیر المومنین مہدی کی مدد کریں گے۔ امام مہدی کے تابع تمام دنیا کے نبیوں کی قومیں کی جائیں گی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت سب پر ثابت ہو جائے۔

قرآنی آیات کے بعد حضور انور نے مشکوۃ سے لی گئی ایک حدیث جو حضرت حذیفہ نے روایت کی ہے پڑھ کر سنائی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے پھر وہ اسے اُٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہونگے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ہو گا تو اس سے بھی زیادہ جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ کا رحم جوش میں آجائے گا۔ اس کے بعد خلافت علی منهاج النبوۃ قائم ہوگی یعنی اس کے بعد وہ خلافت قائم ہوگی جو نبی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ پہلی خلافت تو آپ ﷺ کی تھی کیونکہ آپؐ نبی تھے۔ اب تمام امتیں آپ کے بروز نبی کے زمانے میں اکٹھی ہونی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج علماء نے مل کر عالمی خلافت بنانے کی سر توڑ کوششیں کی ہیں سب فیل ہو گئی ہیں۔ اور کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ناممکن ہے کوئی ایسا خلیفہ تجویز کریں جو ساری اُمت میں مقبول ہو۔ حضور انور نے فرمایا یہ پیشگوئی کھلی کھلی تھی جس کو علماء نے نظر انداز کیا اور اب نقصان دیکھ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ اتنی اہم باتیں ہیں کہ نئے لوگوں کی تربیت کیلئے ان کی تکرار کرنی ضروری ہے۔

باقی

سونگھڑہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

۲۷ر اپریل کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر خاکسار نے کی بعدہ سید انوار الدین صاحب میر عبدالرحیم صاحب، مولوی سید فضل نعیم صاحب نے تقریر کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے واقعات بیان کرتے ہوئے جماعتی تربیت کے امور پر روشنی ڈالی۔

(سیف الدین صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ)

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather

Ladies and Gents Bag, Jackets. Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

مولانا محمد شعیب اللہ مفتاحی دیوبندی کی ہرزہ سرائیوں کے جواب میں

...... محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور ...... (قسط : 5)

گزشتہ سال یکم اکتوبر کے روزنامہ سالار بنگلور میں محمد شعیب اللہ دیوبندی نے سیدنا اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ سے بھرپور غلاظت آمیز مضامین لکھے اور جب مکرم محمد عظمت اللہ صاحب نے ان کے جھوٹ کی قلعی کھولتے ہوئے اخبار مذکورہ کو جوابی مضامین بھیجے تو اخبار نے شرافت اور صحافت کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خاموشی اختیار کرلی۔ ان مضامین کو قسط وار اخبار بدر میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

ہم مضمون کو طول دینا نہیں چاہتے ایک رجل رشید کی طرح سے ہماری باتوں پر غور کریں اہانت و استہزاء کو ترک کردیں ورنہ پچھتائیں گے۔

مولوی شعیب لکھتے ہیں مگر افسوس کہ قادیانی لوگ اس بے ایمانی کو فروغ دینے میں لگے ہوئے ہیں اور اصل مسئلہ پر غور کرنے کو تیار نہیں۔ میرے مضامین نے جب قادیانیت کا اصلی چہرہ سامنے کردیا تو بے چارے بوکھلا گئے اور ان کو کچھ راستہ نہ ملا تو اپنی شرمندگی مٹانے کیلئے ایک بڑا پوسٹر شائع کردیا اور اس میں "روزنامہ پاسبان" شائع شدہ میرے مضمون پر یہ ریمارک کیا کہ اس میں میرا نام اس طرح لکھا ہے۔ اللہ محمد شعیب اللہ پھر اس کو خدائی کا دعویٰ قرار دیا ہے حالانکہ میرا یہ مضمون قادیانی وسوسہ کا ازالہ سالار میں بھی شائع ہوا اور اس میں میرا نام صحیح درج تھا سوچنا چاہئے تھا کہ یہ کمپوز کرنے والے کی غلطی ہے اور اخبار والوں کی لاپرواہی سے رہ گئی ہے طرفہ تماشا یہ کہ اس مضمون پر سوائے اس ریمارک کے کوئی اور ریمارک وہ نہ کرسکے اور اس کے مندرجات پر کوئی رائے زنی نہ کرسکے حالانکہ اصل مضمون ہی پر تبصرہ کرنا چاہئے تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصل بات کی طرف آنا نہیں چاہتے اور حق کو دیکھنا اور جاننا نہیں چاہتے بلکہ لوگوں کو یہ احساس دلانے کیلئے ہم نے بھی ان کا جواب دے دیا ہے کچھ نہ کچھ ہانکنے کو کافی سمجھتے ہیں۔ (روزنامہ پاسبان ۷-۹۷-۱۱-۵)

اس پیراگراف کا جواب شروع مضمون میں ہی آگیا ہے مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔

پھر انہوں نے لکھا ہے "ختم نبوت اور قادیانی" کے عنوان سے سالار میں میرے جو مضامین شائع ہوئے اس کا ایک جواب قادیانیوں کی طرف سے بھی میرے پاس بھیجا گیا ہے مگر ایران توران کی ساری بکواس کے باوجود نہ مرزا کی نبوت پر کوئی کلام ہے اور نہ اس کی سیرت و کردار کو صاف کرنے کی کوئی کوشش کی گئی ہے حالانکہ یہی اصل مسئلے ہیں مگر چونکہ خود ان قادیانیوں کو معلوم ہے کہ وہ مرزا کی نبوت کو کبھی ثابت نہیں کرسکے اور نہ اس کی سیرت و کردار کا بے داغ ہونا ثابت کرسکتے ہیں اس لئے وہ دوسری بحثوں میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں بے بس ہو جاتے ہیں تو مباہلہ کی دعوت دیتے ہیں۔ (پاسبان مورخہ ۷-۹۷-۱۱-۵)

جواب :- ہم نے مولوی شعیب کی تینوں قسطوں کا جواب ترکی بہ ترکی لکھ کر ان کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک ہی جواب ملا ہے اللہ بہتر جانے اگر مولوی صاحب میں ہمت ہے تو ہمارے جواب کو جو یہ ایران توران کی بکواس کہہ کر پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ اُسی کو کسی بھی اخبار میں شائع کراکے دیکھ لیں تاکہ عوام الناس کو بھی پتہ چلے کہ کون ایران توران کی بکواس پر کمربستہ ہے۔ مگر اردو اخبار والے بھی ایسے ڈرپوک ہیں کہ ہمارے جواب کو ذلیل لوگوں کے ڈر سے یا ان فتویٰ فروش کفر ساز مولویوں کے خوف سے شائع نہیں کرتے جب ہم ان تک پہنچ کر پوچھتے ہیں تو اپنی مجبوری کو ظاہر کرتے ہیں یہ ساری مجبوریاں سیاسی ہیں۔

مولوی شعیب لکھتے ہیں ساری بکواس کے باوجود نہ مرزا کی نبوت پر کوئی کلام ہے اور نہ اس کی سیرت و کردار کو صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ یہی اصل مسئلے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر جماعت احمدیہ نے ہزارہا کتابیں شائع کیں کم وبیش ہر زبان میں جماعت کا لٹریچر موجود ہے مگر مولوی میں اس قدر تعصب وعناد ہے کہ وہ چھونے کو تیار نہیں ہوتا ایسا معلوم ہوتا ہے اگر ہماری کتابیں چھولے تو اُسے جذام ہو جائے۔ مگر ان کے پیرومرشد مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی علمی برتری کو بڑھانے کیلئے اپنی کتابوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے صفحوں کے صفحے سرقہ کرکے شامل کرلئے اور فتویٰ یہ دیدیا کہ مرزا کی کتابیں نہ پڑھو کیوں ؟ اس لئے کہ ان کی چوری پکڑی نہ جائے۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ اور آپ کے اخلاق پر ہم کچھ لکھیں گے تو مولوی شعیب کو شاید منظور نہ ہو۔ اس لئے چند حوالے ان غیر احمدی بزرگوں کے جو آپ کے ہمعصر تھے اس مضمون میں ہم نے درج کئے ہیں اس کے علاوہ بھی مولوی شعیب کی تشفی کیلئے چند اور لکھتے ہیں ہم یہی دعا کریں گے کہ خدا ان کی آنکھیں کھولے اور نور کو دیکھنے کی سعادت عطا کرے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کے تاثرات

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کیلئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگاں خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا۔۔۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور مٹانے کیلئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کرکے صبر کرلیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں۔

مرزا صاحب کی اس رحلت نے اُن کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرادیا ہے کہ اُن کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہوگیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا بھی جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہوگیا۔

ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر اُن سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کرچکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں اس لٹریچر کی قدروعظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کرچکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لئے وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیا نہیں ہوسکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب ووسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کیلئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کرسکتے تھے ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سرراہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کیلئے ٹوٹی پڑتی تھیں اور دوسری طرف ضعیف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود نہ تھا۔۔۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس خطرناک اور مستحق کامیاب حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے۔ (علماء سوء کی رگوں میں اب زندہ خون نہیں مردہ خون ہے) اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں بھی مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے۔

ان کے آریہ سماج کے مقابل کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ تحریریں نظر انداز کی جاسکیں۔ فطری ذہانت مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک خاص شان پیدا کردی تھی اپنے مذہب کے علاوہ مذاہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنی ان معلومات کو نہایت سلیقہ سے استعمال کرسکتے تھے تبلیغ و تلقین سے یہ ملکہ ان میں پیدا ہوگیا تھا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب وملت کا ہو اُن کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔

باقی

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان : 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

قسط۳ (آخری)

غیر مبائعین کا گمراہ کن کردار اور عبرتناک انجام

(مولوی برہان احمد ظفر قادیان)

مولوی محمد علی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شکوہ یہ ہے کہ حضور نے تمام مسلمانوں کو کافر کہا ہے اور اس بات کو لیکر مولوی صاحب موصوف نے "رد تکفیر اہل قبلہ" کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی ہے اور سارا زور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے **ایک بیان مندرج رسالہ تشحیذ الاذہان پر ہے اس** کے متعلق لکھتے ہیں کہ میاں صاحب نے رسالہ تشحیذ الاذہان میں اپنا مضمون بعنوان "مسلمان وہی ہے جو خدا کے سب ماموروں کو مانے" لکھا۔ اور اس میں تمام ان لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود کے دعوے کو نہ مانیں۔ خواہ وہ آپ کو برا کہیں اور کافر جانیں یا اچھا کہیں اور راستباز انسان تسلیم کریں۔ خواہ ان کو دعوے سے کچھ واقفیت ہو، یا نہ ہو اور تبلیغ پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو، کافر قرار دیا۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۱۳۹ پر اس گروہ کو جن کو تبلیغ بھی نہیں پہنچی کافر قرار دے کر جملہ مسلمانان عالم پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے"۔

(رد تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۷ مطبوعہ دلشاد گارڈن نئی دہلی)

اس سے پہلے کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بیان کے بارے میں کچھ لکھوں مولوی محمد علی صاحب کا فتویٰ تکفیر المسلمین درج کرنا مناسب خیال کرتا ہوں تاکہ اہل پیغام اپنا چہرہ مولوی محمد علی صاحب کے فتویٰ میں دیکھ لیں مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"جو لوگ نیا نبی تو نہیں مانتے لیکن کسی پرانے نبی کا آنا بعد از حضرت ختمی پناہ مانتے ہیں وہ بھی منکر ختم نبوت ہیں جیسے کہ وہ جو آپ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں"۔

۲۔ "حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں سوائے ایک ہماری جماعت احمدیہ لاہور کے کوئی جماعت اسلامی ختم نبوت کی قائل نظر نہیں آتی"۔

۳۔ بیشک ختم نبوت کے منکر کو میں بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

بات وہی کر گئے لیکن ذرا سی لپیٹ کر اور سب مسلمانوں کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کر دیا۔

لاہوری جماعت والے اگر اس فتویٰ کے باوجود تمام اہل قبلہ کو مسلمان مانتے ہیں تو پھر کیا وہ یہ اعلان کرنے کو تیار ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے سارے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیکر بہت بڑے ظلم کا ارتکاب کیا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ ایسا نہیں کر سکتے یہ صرف اور صرف دوسروں کو نشانہ بنانا جانتے ہیں۔

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان شائع شدہ رسالہ تشحیذ الاذہان کی طرف آتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک کسی بات کی وضاحت کو نہ پڑھا جائے معاملہ صحیح طرح سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے میں یہاں رسالہ کا **اصل مضمون درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ** قارئین پوری بات کو جان لیں لاہوری جماعت والوں نے اصل مضمون میں سے جو اُچکا ہے اس کی **حقیقت ظاہر ہو سکے۔** حضور فرماتے ہیں۔

"اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جس کی بنا ظاہر پر ہے اُس کا نام بھی کافر کہا ہے۔ اور ہم بھی باتباع شریعت اس کو کافر کے نام سے ہی **پکارتے ہیں۔ وہ خدا کے نزدیک** بہ موجب آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔

ان مندرجہ بالا آیتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول تو یہ ضروری نہیں کہ زید یا بکر کہے کہ مجھ پر اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور مجھے دعوت نہیں پہنچی۔ **بلکہ اتنا کافی** ہوگا کہ وہ نبی لوگوں کو اطلاع دے دے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نشانات ہوں اور بس اتمام حجت ہوئی اور دعوت پہنچ گئی۔ اور بات بھی یہی درست ہے کیونکہ جب اُس شخص نے لوگوں کو کھول کھول کر سنا دیا۔ اور نشانات آسمانی ظاہر ہو گئے۔ تو پھر کسی کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں کو ابھی دعوت نہیں پہنچی کیسا غلط مسئلہ ہے۔ اگر یہ اصول لیا جائے گا تو ماننا پڑے گا کہ کسی مامور کی دعوت سوائے ان لوگوں کے جو اُسکی بیعت میں داخل ہوئے۔ کسی کو نہیں پہنچی۔ اور قرآن شریف اور رسول اللہ اور دیگر اولیاء نے جو لوگوں کو کافر کہا ہے۔ سب جھوٹ ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ نکلتی ہے کہ حضرت صاحب نے پوری طرح سے تبلیغ کر دی ہے اور ہندوستان میں تبلیغ ہو چکی ہے بلکہ بعض دیگر ممالک میں بھی تیسری یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن پر تبلیغ نہیں ہوئی اس کا حساب خدا کے ساتھ ہے ہم نہیں جانتے کہ تبلیغ ان کو ہو چکی ہے یا نہیں کیونکہ کسی کے دلی خیالات پر آگاہ نہیں۔ اسلئے چونکہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے ہم اُن کو کافر کہیں گے گو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ سزا کے لائق ہیں۔ یا بموجب حدیث صحیحہ پھر موقعہ دیئے جانے کے لائق ہیں۔

پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم کے ہیں۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) حاشیہ پر لکھتے ہیں "سو جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ مجھے مفتری قرار دیکر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے، پھر فرماتے ہیں کہ "علاوہ اسکے جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا و رسول کی پیشگوئی موجود ہے"۔ پھر فرماتے ہیں "اب جو شخص خدا و رسول کے بیان کو نہیں مانتا۔ اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے"

(حقیقۃ الوحی ۱۶۴)

باقی رہی یہ بات کہ ہم دیگر مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اس لئے کہ ہم اُن کو اُن کے کفر کا فتویٰ دینے کی وجہ سے کافر سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔

"یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے پھر جب کہ دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور انہیں کے فتویٰ سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۸)

جماعت احمدیہ ویسے کسی کو کافر قرار نہیں دیتی سوائے اس کے کہ کوئی جماعت کو کافر قرار دیکر کفر کے کٹہرے میں کھڑا ہو جائے۔ جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بیانات کی بات ہے تو آپ کی اپنی وضاحت ہی اس کیلئے کافی ہے۔

قارئین اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض باتوں کی پابندی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی احمدی بیعت کنندہ کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھے غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو توڑا اور عام مسلمانوں کو باوجود اس کے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر اور جھوٹا سمجھتے ہیں ان کے پیچھے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں تو ان کے لئے یہ ضروری امر تھا کہ یہ لوگ انہیں مسلمان تسلیم کر لیں اپنی اس کمزوری کو چھپانے کیلئے ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کو توڑ مروڑ کر نشانہ بنایا ہے جبکہ یہ خود سب مسلمانوں کو کافر کہہ چکے تھے۔

اس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ کوئی احمدی اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دے کیونکہ وہ اسے زبردستی اپنے رنگ میں رنگین کرے گا بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا کہ کیا کوئی شخص یہ چاہے گا کہ اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھ سے دوزخ میں ڈال دے۔

غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو بھی ٹھکرا دیا اور بڑی خوش دلی سے اپنی بیٹیاں غیر احمدیوں سے بیاہ دیں تو کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ یہ غیر احمدیوں کو کافر بھی کہیں اور پھر ان کافروں کو اپنی لڑکیاں بھی دیں۔ تو ان لوگوں نے یہ راہ نکالی کہ سب کو مسلمان مان لو تاکہ ہم اپنی بیٹیاں انہیں دیتے ہوتے بزعم خود دل برداشتہ نہ ہوں کہ ہم نے کافر کو بیٹی دی اور اگر یہ اپنے اسی عقیدہ پر قائم رہتے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو دیکھنا چاہتے تھے تو پھر کون تھا جو ان کافروں کی بیٹی لیتا۔ الغرض ان لوگوں نے اپنی مجبوریوں کی آڑ میں امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ پر بیہودہ حملے کئے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے خلافت کی نعمت سے انکار کیا ان کی ساری برکتیں ان سے ہمیشہ کیلئے چھین لی گئیں ایک نعمت کے انکار کے نتیجہ میں کئی نعمتوں سے محروم ہو گئے۔ ذرا غور کریں۔

سب سے بڑی نعمت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے مطابق قدرت ثانیہ کے رنگ میں ظاہر ہوئی تھی جس کا نام خلافت تھا اس سے محروم ہوئے۔

۲۔ دوسری نعمت ایک واجب الاطاعت امام کی ہے کہ جب بھی قوموں کا شیرازہ بکھرتا ہے تو واجب الاطاعت امام ہی اس کو جمع کر سکتا ہے جو کہ حقیقۃً خلافت حقہ ہے۔ اس وقت غیر مبائعین کا کوئی بھی واجب الاطاعت امام نہیں ہاں امیر موجود ہے لیکن وہ بھی انجمن میں کثرت رائے کا پابند ہوتا ہے اس لئے وہ واجب الاطاعت امام کہلانے کا مستحق نہیں اور نہ ہی ایسی انجمن کو جماعت کا نام دیا جا سکتا ہے۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے خالص اور دلی محبتوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل"۔ (تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۶۱ و اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

گزشتہ چوراسی سالوں پر نظر کریں اور دیکھیں کہ کس کا گروہ بڑھا اور کس کا کم ہوا یہ صرف اور صرف جماعت کی برکت ہے جس سے یہ لوگ محروم ہو چکے ہیں۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے اہل بیت کے متعلق الہام ہے کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں پاک کرے۔ جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے"۔ (تذکرہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

Ontario

Greetings from the Premier

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, CANADA
ANNUAL CONVENTION

June 27 to 29, 1997

On behalf of the Government of Ontario, I am pleased to welcome everyone taking part in the Annual Convention of the Ahmadiyya Movement in Islam, Canada.

We are extremely proud in this province of our diverse cultural heritage, and of the way we show our pride of ancestry through the preservation of our distinct cultures. I believe the work of the Ahmadiyya Movement in Islam, Canada, is valuable because it will help to promote diversity and expand our society's knowledge of the Ahmadiyya Muslim community and experience in Canada.

This Annual Convention is an important event and speaks of the commitment and dedication of your community's members. This year's convention is especially honoured to have the presence of His Holiness Mirza Tahir, who was able to make the journey from his home in London, England. I welcome his Holiness to our province and thank him for his gracious participation.

Please accept my best wishes for an inspirational and memorable convention.

The Honourable Michael D. Harris
Premier of Ontario

CANADA

PRIME MINISTER · PREMIER MINISTRE

It is with great pleasure that I extend my warmest greetings to everyone participating in the annual convention of the Ahmadiyya Movement in Islam, Canada, being held in Toronto.

This gathering will provide you with the ideal forum in which to exchange views and discuss issues of mutual concern with fellow delegates. You will also have the opportunity to review past achievements and set new objectives for the future. I am sure that you will find your participation in this convention both enjoyable and rewarding.

Please accept my best wishes for a productive session of activities.

OTTAWA
1997

جماعت احمدیہ کینیڈا کے سالانہ جلسہ کے موقع پر وزیر اعلیٰ انٹاریو (کینیڈا) کا پیغام مبارک باد

سال گزشتہ میں ۲۷ تا ۲۹ جون ۱۹۹۷ء کو منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ کینیڈا کے سالانہ جلسہ کے موقع پر وزیر اعظم کینیڈا آنریبل میکائیل ڈی ہیریس نے جو پیغام مبارک باد دیا اس کا اردو ترجمہ ذیل میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

انٹاریو۔ حکومت کی جانب سے میں ان تمام لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے سالانہ جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔

ہم اپنے ہمہ اقسام کے کلچر اور اپنے شاندار تہذیبی ورثہ پر فخر کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمات نہایت بیش قیمت ہیں۔ کیونکہ یہ خدمات ہمارے تہذیبی ورثہ اور ہمارے معاشرے کے علم اور تجربات میں ترقی کا باعث بنیں گی۔

یہ سالانہ جلسہ ایک نہایت اہم موقعہ ہوتا ہے جو کہ آپ کے ممبران کے عہد و پیمانہ و جذبہ وقف کی نشاندھی کرتا ہے اس سال کا اجتماع ہز ہولی نس حضرت مرزا طاہر صاحب کی بنفس نفیس لندن سے تشریف آوری کے باعث خاص عزت وافتخار کا باعث ہے۔

میں اس روحانی وجود کی تشریف آوری پر اُن کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس یادگاری اجتماع پر میری جانب سے نیک خواہشات قبول فرمائیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے سالانہ جلسہ کے موقع پر وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام مبارک باد

جلسہ سالانہ کینیڈا منعقدہ ۲۷ر تا ۲۹ جون ۱۹۹۷ء کے موقع پر وزیر اعظم کینیڈا Hon Jean Chirtean نے خصوصی پیغام تہنیت ارسال فرمایا تھا جو ان کی جانب سے Marcel Masse President Treasuryboard نے پڑھ کر سنایا۔ مذکورہ پیغام کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے (ادارہ)

"جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے والے تمام افراد کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس اجتماع کے ذریعہ تبادلہ خیالات کا اچھا پلیٹ فارم بنے گا اور آپ کو اپنی گزشتہ کامیابیوں کا تجزیہ کرنے اور مستقبل کے پروگرام طے کرنے کا موقع فراہم ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس اجتماع سے لطف اندوز بھی ہوں گے اور ثواب بھی حاصل کریں گے۔ اس نفع بخش کام کیلئے میری نیک تمنائیں قبول فرمائیں۔

OTTAWA
1997

UPCOMING EUENT

JALSA SALANA CANADA
July 3,4,5, 1998
In TORONTO, ONTARIO

جلسہ سالانہ کینیڈا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ کینیڈا ۳-۴-۵ جولائی ۱۹۹۸ء کو ٹورانٹو میں منعقد ہوگا۔

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 47 Thursday, 18th June 1998 Issue No : 25

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

ایم ٹی اے کی اُردو کلاس سے

المونیم کے برتنوں کا استعمال بہت نقصان دہ ہے

المونیم کی دھات سے بنے ہوئے برتنوں کے استعمال کے نقصانات بتاتے ہوئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۸-۶-۷ کو نشر ہوئی اردو کلاس کے دوران جب تواضع کا مرحلہ آیا تو حاضرین کلاس کو مخاطب کرکے فرمایا آپ کے حوالے سے میں ساری دنیا کے احمدیوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ کھانا پکانے وغیرہ کیلئے جو المونیم کے برتن استعمال ہوتے ہیں وہ انسانی جسم کیلئے بہت نقصان دہ ہیں۔ الیومینا دھات آہستہ مگر بہت گہرا اثر کرنے والا زہر ہے۔ یہ کچھ نہ کچھ گھل کر جسم پر اثر دکھاتا رہتا ہے۔ یہ خون کی نالیوں کو سکیڑتا ہے۔ خون کی رگوں میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے اور دماغ کی طرف خون کی سپلائی میں کمی واقع ہونے لگتی ہے جس کے نتیجہ میں بڑھاپے کے اثرات قبل از وقت ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

غریب ملکوں میں اس دھات کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ اس کی بجائے لوہے یا مٹی کے برتن استعمال کرنا چاہئیے۔ ایک خاتون نے نان سٹک برتنوں کے بارہ میں پوچھا تو فرمایا کہ غرباء کیلئے تو نان سٹیک برتن خریدنے مشکل ہوں گے۔

فرمایا کہ اردو کلاس کے بچوں کیلئے جو لوگ کھانا تیار کروا کے بھجواتے ہیں وہ تو آئندہ المونیم کے برتنوں کو استعمال کرنا حرام سمجھیں۔

حضور نے فرمایا جن کے اندر اس دھات کے بداثرات ظاہر ہوتے ہیں میں انہیں ہومیوپیتھی دوائی "الیومینا" ایک ہزار کی طاقت میں کچھ عرصہ پر دس ہزار کی طاقت میں کچھ عرصہ پھر پچاس ہزار کی طاقت میں اور پھر چھ ماہ کے وقفہ سے ایک لاکھ کی طاقت میں دو خوراکیں دیتا ہوں۔ اسطرح قریباً دو سال کے عرصہ میں اس کا کورس مکمل کروا دیا جائے تو جسم سے تمام زہر نکل کر انسان نوجوانوں کی طرح چست ہو جاتا ہے۔

حضور نے جو کچھ فرمایا تھا اس کا مفہوم درج کر دیا گیا ہے۔

(محمد انعام غوری قادیان)

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی دسویں مجلس مشاورت مورخہ ۸ر دسمبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد مورخہ ۸ر دسمبر ۹۸ء بروز منگل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی دسویں مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آئے گا۔

۱۔ جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ۳۰ر اکتوبر تک شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب نمائندوں کی فہرست خاکسار کو بھجوادیں۔

۲۔ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کے متعلق صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ۳۰ر ستمبر تک موصول ہونے والی تجاویز کو ہی زیر غور لایا جاسکے گا۔ کیونکہ متعلقہ نظارتوں وغیرہ سے رپورٹ لیکر ان تجاویز کو فائینل کرنا ہوتا ہے لہٰذا اُمراء و صدر صاحبان جماعتوں سے مشورہ کے بعد تجاویز ۳۰ر ستمبر سے پہلے پہلے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت قادیان)

اعلان نکاح

مکرم محمد منور آرائیں صاحب کا نکاح عزیزہ عالیہ خلیل بنت چوہدری خلیل احمد صاحب (سابق امیر ضلع سانگھڑ سندھ) سے مبلغ گیارہ ہزار کینیڈین ڈالر پر بروز جمعۃ المبارک ۱۷ر اپریل ۱۹۹۸ء احمدیہ ہال کراچی میں مکرم جناب مولانا مظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے پڑھایا۔ اس نکاح کے نیک ثمرات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر ۵۰۰ روپے (میر احمد افضل۔ شکاگو۔ امریکہ)

★ میری بیٹی میمنہ بیگم کا نکاح مکرم شیخ لقمان صاحب ابن مکرم شیخ ضمیر صاحب کے ہمراہ ۲۵۵۲۵ر روپے حق مہر پر مکرم مولوی ھارون رشید صاحب مبلغ انچارج کیرنگ نے ۱۴ر دسمبر ۱۹۹۷ء کو جامع مسجد کیرنگ میں پڑھا۔ اس کے بعد رخصتانہ عمل میں آیا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(شیخ ابراہیم کیرنگ)

درخواست دُعا

مکرم سید مبارک احمد صاحب آف جرمنی ابن حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ جملہ احباب کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہوئے اپنی صحت و سلامتی درازی عمر اور امسال قادیان کے جلسہ میں شرکت اور مقاماتِ مقدسہ کی برکات و فیوض سے متمتع ہونے کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(حکیم محمد دین قادیان)

ولادت

۷ار مئی ۹۸ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلے بچہ سے نوازا ہے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر نیک خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (مقصود احمد تبسم چارکوٹ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1998ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ یو کے مورخہ 31 جولائی تا 2 اگست 1998 اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ میں منعقد ہو رہا ہے اس میں شرکت کے خواہشمند احباب و خواتین اپنے کوائف مکرم صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بوساطت امیر صاحب صوبائی جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ انہیں حصول ویزہ کیلئے دعوت نامے / سپانسر شپ Sponsorship بھجوائے جا سکیں۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل ناظر امور عامہ برائے خارجہ)

بقیہ صفحہ : 10

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے مرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِی أَخْزَی الاعَادِی
(درثمین)

غیر مبائعین ان اہل بیت سے محروم ہوئے

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موعود لڑکے کی خوش خبری دی اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔۔۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وَكَانَ اَمرًا مَقضِيًّا۔" (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

پسر موعود اور مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں یہ تمام پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوئیں لیکن غیر مبائعین نے خلافت کا انکار کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام پیشگوئیوں کی تکذیب کی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان فرمائی تھیں۔

۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ خدا نے فرمایا اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کی حفاظت کروں گا۔ لیکن غیر مبائعین نے خلافت کا انکار کرکے قادیان کو چھوڑا اپنا مرکز لاہور بنایا اور ہمیشہ کیلئے بیت مسیح موعودؑ سے محروم ہو گئے۔

۷۔ قادیان ہی نہیں چھوٹا بلکہ قادیان دارالامان سے محروم ہوئے۔

۸۔ بیت الفکر اور بیت الذکر سے محروم ہوئے۔

۹۔ اس بیت الدعا سے محروم ہوئے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شمار دعائیں کی ہیں۔

۱۰۔ مسجد مبارک سے محروم ہوئے جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی جس کے متعلق یہ الہام تھا کہ "مُبَارِكٌ وَّمُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمرٍ مُبَارَكٍ يُجعَلُ فِيهِ" یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جائے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۰۶)

۱۱۔ مسجد اقصیٰ سے محروم ہوئے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا تھا۔

۱۲۔ اس مسجد اقصیٰ میں وہ منارۃ المسیح ہے جس کے متعلق اشتہار دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ۔

"دلوں کو کھولو۔ اور خدا کو راضی کرو۔ یہ روپیہ بہت سی برکتیں ساتھ لے کر پھر آپ لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔" (اشتہار چندہ منارۃ المسیح صفحہ ۱)

غیر مبائعین اس مینار سے محروم ہو گئے۔

۱۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ر صفحہ ۳۱۶)

یہ لوگ اس بہشتی مقبرہ سے محروم ہوئے۔

۱۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنے والے مہمانوں کیلئے لنگر خانہ جاری فرمایا جہاں سے ان کی تواضع کی جاتی تھی قادیان سے ہجرت کر جانے کے بعد یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے محروم ہو گئے۔

۱۵۔ وہ تمام درس گاہیں جن کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی ان درس گاہوں سے محروم ہوئے۔

قارئین کتنی ہی محرومیاں ہیں جو ان غیر مبائعین کے حصہ میں آئی ہیں۔

یہ لوگ ان سب برکات سے محروم ہیں۔ خلافت کی برکت سے آج ساری دُنیا میں صداقت اسلام کا ڈنکا بج رہا ہے لیکن یہ اس سے محروم ہیں۔ ساری دنیا آج ایم ٹی اے کی برکت سے تبلیغ اسلام ہوتے دیکھ رہی ہے یہ اس نعمت سے محروم ہیں۔

اے محرومیوں کو بٹورنے والو آؤ ادھر آؤ کہ آج بھی خلافت کی متابعت میں آکر اس غلامی میں اپنے آپ کو ڈال کر ان نعمتوں سے حصہ پا سکتے ہو۔